صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 11 اگست 2020ء بمطابق 20 ذی الحج 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمۡ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمًا ○ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ ذِكۡرًا كَثِيرًا ○ وَسَبِّحُوهُ بُكۡرَةً وَأَصِيلًا ○ هُوَ ٱلَّذِي يُصَلِّي عَلَيۡكُمۡ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخۡرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِۚ وَكَانَ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَحِيمًا ○ تَحِيَّتُهُمۡ يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَهُۥ سَلَٰمٞۚ وَأَعَدَّ لَهُمۡ أَجۡرًا كَرِيمًا ○ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ○ وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذۡنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ○ وَبَشِّرِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضۡلًا كَبِيرًا ○ وَلَا تُطِعِ ٱلۡكَٰفِرِينَ وَٱلۡمُنَٰفِقِينَ وَدَعۡ أَذَىٰهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا۔

(ترجمہ): محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ اور خدا مومنوں پر مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (خدا کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کیلئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوگا۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ ان کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آورز: ایجنڈا ډیره زیاته ده جی، چې ټول کوئسچنز آور ختم شی کوئسچنز آور نه پس۔ کوئسچن نمبر 6265، جناب بہادر خان صاحب، جناب بہادر خان صاحب، (شور) جناب بہادر خان صاحب۔

* 6265 _ جناب بہادر خان: کیاوزیرزکواۃ وعشرارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع دیرلوئر میں زکواۃ فنڈ 2018تا2020 تقسیم نہیں ہوا ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ چیئرمین اور ممبران ایک سیاسی پارٹی کے ورکرز ہیں جس کی وجہ سے اب تک تقسیم کار سے متعلق مجھے بحیثیت ممبر کوئی پتہ نہیں؛

(ج) اگر(الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو دوسالوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ)(جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے اضلاع بشمول لوئر دیر میں سال 2018تا2020 سوائے ہیلتھ کیئر(Health Care) کی مد میں باقی دیگر مدات میں کسی قسم کی زکواۃ تقسیم نہیں ہوئی ہے جس کی وجوہات تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ زکواۃ وعشر نے صوبہ خیبر پختونخوا کے 25اضلاع زکواۃ وعشر کو برائے مالی سال 2018-19 زکواۃ فنڈز کی پہلی ششماہی قسط از جولائی تادسمبر 2018 مبلغ 45کروڑ50لاکھ روپے جاری کئے تھے۔ اس دوران کونسل کے معزز چیئرمین ودیگر ممبران نے استعفیٰ پیش کئے جن کو مجاز اتھارٹی نے منظور کئے (تفصیل اسمبلی کو فراہم کی گئی)۔ چونکہ زکواۃ وعشر ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت زکواۃ فنڈ کی تقسیم واجرا کا اختیار کونسل کے پاس ہے، لہذا کونسل کی عدم موجودگی کی وجہ سے مذکورہ فنڈ منجمد رہا۔

(ii) خیبر پختونخوا زکواۃ وعشر کونسل نے اپنے 46ویں اجلاس منعقدہ 15 جولائی 2019 میں زکواۃ بجٹ برائے سال 20-2019 کی منظوری صادر فرمائی تھی جس کی کل مالیت 1590.600 ملین روپے تھی۔ مذکورہ فنڈ کونسل کے فیصلہ کے تحت متعلقہ اضلاع کو جاری کئے، تاہم اسی دوران کورونا وباء کی وجہ سے عالمی اور ملکی سطح پر ہنگامی صورتحال کی وجہ سے نظام زندگی تقریباً مفلوج ہوگیا جس کی بدولت عام آدمی کے ذرائع آمدن میں بے تحاشا کمی آگئی۔ اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے کونسل نے مالی سال 2019-20 کے لئے منظور شدہ فنڈ پانچ مدات (گزارہ الاؤنس، تعلیمی وظائف (عمومی، پیشہ ورانہ ودینی) جہیز) کو

صرف گزارہ الاؤنس کی مد میں ضم کر کے جس کی کل مالیت 1200 ملین روپے بنتی تھی، اسے قدرتی آفات فنڈ کے طور پر ایک لاکھ مستحقین میں /.12000 فی مستحق تقسیم کرنے کی منظوری دی۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے از خود نوٹس نمبر S.M.C.No.1 of 2020 مورخہ 04-05-2020 کے تحت زکواۃ فنڈ اور بیت المال کی تقسیم پر اعتراضات اٹھائے جس کی روشنی میں ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختونخوا پشاور نے مورخہ 07-05-2020 کو ایک مراسلہ کے ذریعے محکمہ ہذا کو آگاہ کیا اور ہدایت کی کہ زکواۃ فنڈ کا معاملہ عدالت عظمیٰ کے زیر غور ہونے کی وجہ سے فیصلہ ہونے تک زکواۃ فنڈ تقسیم نہ کی جائے۔ (تفصیل اسمبلی کو فراہم کی گئی) مذکورہ معاملہ ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختونخوا کے ساتھ اٹھایا گیا جنہوں نے بذریعہ مراسلہ مورخہ 07-08-2020 وضاحت کی کہ محکمہ زکواۃ و عشر قانون کے مطابق زکواۃ فنڈ کا اجراء کر سکتا ہے، اس وضاحت کے بعد محکمہ ہذا جلد تمام اضلاع بشمول دیر لوئر کو زکواۃ فنڈ کا اجراء کرنے جا رہا ہے۔

(ب) وضاحت کی جاتی ہے کہ خیبر پختونخواز کواۃ و عشر ایکٹ مجریہ 2011 کی دفعہ 14 کے تحت صوبہ بھر میں ضلعی زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمینان کی نامزدگی کا اختیار پختونخواز کواۃ و عشر کونسل کے پاس ہے۔ مزید برآں ضلعی زکواۃ کمیٹیوں کے ممبران کی نامزدگی متعلقہ چیئرمین ضلع زکواۃ کمیٹی کی مشاورت سے کونسل کرتی ہے۔

محکمہ زکواۃ و عشر نے مروجہ طریقہ کار کے مطابق چیئرمینوں کی نامزدگی کے لئے ایکٹ میں درج اہلیت پر پورا اترنے والے افراد کے کوائف تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان اور دیگر ذرائع سے حاصل کر کے کونسل کے سامنے برائے منظوری پیش کئے جس پر کونسل نے تمام ضلع زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی نامزدگی کی جس میں جناب فرمان اللہ خان صاحب کو چیئرمین ضلع زکواۃ کمیٹی دیر لوئر بھی شامل ہے، اس کے بعد چیئرمین ضلعی زکواۃ کمیٹی دیر لوئر کی مشاورت سے کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ 20 جنوری 2020 کو آئندہ تین سال کے لئے ضلعی زکواۃ کمیٹی دیر لوئر کی نامزدگی کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔

(شور)

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، ما په دې زکواة کمیټیانو باندې یو کوئسچن کړے وو، کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر لوئر میں زکواۃ فنڈ 2018تا2020 تقسیم نہیں ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو سپلیمنټری اوکړئ نور خو جواب ليکلے دے، تاسو سپلیمنټري پکښې اوکړئ جي۔

جناب بہادر خان: په هغې کښې خو تهول ورکړی دی چې د لته کښې استعفیٰ ورکړله چيئرمين او د هغې نه دا منجمد شو او بيا د هغې نه وباء راغله او بيا او نه شو خو دا لاندې ما ورکړے دے چې آیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرمین اور ممبر ایک سیاسی پارٹی کے ورکرز ہیں جس کی وجہ سے اب تک تقسیم کار سے متعلق مجھے بحیثیت ممبر کوئی پتہ نہیں،زه د دوئ نه دا تپوس کوم، منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې دا سیاسی ورکران چې تاسو بهرتی کوئ، دا خو بهرتی شول خو د دې طريقه کار څه دے، د دې بهرتئی طريقه کار څه دے، په رولز کښې څه دی، په قانون کښې څه دی او د اسمبلئی روایات څه دی؟په دې مې دې دوئ پوهه کړی چې دا ئې څنګه اخستی دی او په کومه طریقه ئې اخستی دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، زما سپلیمنټری سوال دا دے چې د پی ټی آئی زمونږ ورونړو، مشرانو خپل حکومت له د ریاست مدینه نوم ورکړے دے نو آیا زما ضمنی سوال دا دے چې په ریاست مدینه کښې د زکواة کمیټئی، دا که د ضلعو دی، دا که لوکل کمیټئی دی، دا به صرف د پی ټی آئی د عهدیدارانو وی او که نه دا به د ریاست مدینه د Definition او د تشریح مطابق به په کمیونټی کښې Well reputed خلق وی؟که د هغې وضاحت اوشی چې دا خو دوئ ټوټل د پی ټی آئی کارکنان عهدیداران ئې په کمیټو کښې اچولی دی نو چې د دې وضاحت اوشی نو دا به هم مهربانی وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هر یو کوئسچن باندې به زه دوه سپلیمنټری ورکوم جی، تاسو دا دومره ډیر پاسیدلی یئ، تاسو پراپر خپل خپل کوئسچن راوړئ، وقار خان آخری سپلیمنټری، وقار خان، یو سپلیمنټری ما دغه له ورکړو جی۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، زما سپلیمنټری دا دے چې اکثر نوے حکومت راشی نو خپل ممبران چیئرمین کړی، په ریکارډ کښې چې وی د تیر

حکومت یا تیر غریبانان چې کوم په ریکارډ وی، اکثر هغه نومونه د کتاب نه لرې کړی، نو بیا هغوی مونږ پسې راځی چې دغه وخت کښې زکواة ملاویدو او اوس نه ملاویږی، نو سر، زما ستاسو په توسط سره هغوی ته دا خواست دے چې مهربانی دې اوکړی دا خو غریبانان خلق وی، نو ځان له خو ځوک نه اخلی او هغه غریبانان چې په دغه لسټ کښې وی نو نه دې لرې کوی، چې نور پکښې Add کوی نوAdd دې کړی خو هغه شته چې وی، اکثر په یونین کونسلو کښې داسې وی چې هغه غریبانان ترې کټ شی، هغه بیا راځی او ژاړی چې ماته پرون زکواة ملاویدو او نن نه ملاویږی، نو چې دا پریکټس ختم شی جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, Minister concerned, respond.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): سر، بہت شکریہ۔ جو زکواۃ کے بارے میں آنریبل ممبر نے سوال پوچھا ہے تو یہ بہت Important بھی ہے کیونکہ اس میں ہمارے معاشرے کے وہ طبقات ہیں جو معاشی طور پر بہت زیادہ ان کو مسائل ہوتے ہیں، تو یہ ان سے Related سوال ہے تو میرے خیال میں اس پورے نظام کو صحیح چلانا اور اس کو ٹھیک طریقے سے چلانا، اس کو صحیح طریقے سے زکواۃ کی تقسیم کرنا، یہ ہمارے لیے بہت اہم ہے اور اہم ترین دو تین نکتوں میں میرے خیال میں تو صوبے کے اندر یہ ان میں شامل ہے۔ جہاں تک انہوں نے پوچھا ہے کہ ان کے سوال کا جو پہلے والا حصہ تھا کہ کیوں یہ فنڈ تقسیم نہیں ہوا؟ تو وہ تو پوری تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے اور وہ بہادر خان صاحب خود بھی فرما رہے ہیں کہ انہوں نے پڑھ بھی لیا ہے کہ کس طرح سے استعفے دیئے گئے، تو وہ 2019 سے منجمد ہے۔ چونکہ پرانا سسٹم چل رہا تھا جو پہلے سے Already موجود زکواۃ کی کمیٹیاں تھیں جو پچھلے دور حکومت سے چلی آ رہی تھیں، پھر جب انہوں نے 2019 میں استعفے دیئے تو اس کی وجہ سے یہ پورا نظام منجمد ہو گیا۔ پھر نیچے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے یہ بھی Clarity دے دی ہے کہ چونکہ سپریم کورٹ کے اندر ایک کیس گیا اور وہ Sub-judice رہا تو اس کی وجہ سے بھی یہ زکواۃ فنڈز رکے رہے۔ ابھی Latest position یہ ہے کہ ایڈوکیٹ جنرل نے اس کے اندر اپنی Opinion دی ہے تو وہ سر، اگست میں انہوں نے یہ Opinion دے دی ہے کہ ابھی یہ فنڈز استعمال ہو سکتے ہیں، تو یہ تو ان کے سوال کا پہلا حصہ ہے تو ان شاء اللہ اب یہ فنڈز استعمال ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اس سوال کا جو دوسرا حصہ ہے جس پر حاجی بہادر خان صاحب زیادہ زور دے

رہے ہیں اور وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کیا طریقہ کار ہے کہ آپ کس طریقہ کار کے تحت آپ یہ کمیٹیاں بناتے ہیں اور زکواۃ کے چیئرمین جو ڈسٹرکٹ کی سطح تک ہوتے ہیں، وہ آپ کس قانون اور کس قاعدے کے نیچے بناتے ہیں؟ اور پھر انہوں نے صوبائی اسمبلی کے ممبر کی بھی اس میں وضاحت مانگی ہے کہ ان کے نوٹس میں یہ چیزیں نہیں ہیں، تو اس کی وضاحت انہوں نے مانگی ہے۔ سر، میں آنریبل ممبر کے لئے اور پورے ہاؤس کے لیے چونکہ یہ ضروری ہے کہ سب اس کو سمجھ سکیں، یہ زکواۃ اینڈ عشر ایکٹ ہے 2011 کا یہ ایک قانون ہے جو اس اسمبلی نے پاس کیا اور 2011 میں آپ کو پتہ ہے کہ جب وہ پاس ہوا تھا تو آپ ہی اس وقت صاحب اقتدار تھے، تو یہ ایکٹ اس وقت پاس ہوا اور اس ایکٹ کی سیکشن 14 کے نیچے یہ طریقہ کار موجود ہے کہ کس طرح آپ ڈسٹرکٹ کے اندر زکواۃ چیئرمین یا چیئرپرسن آپ اپوائنٹ کریں گے اور اس کے بعد ایک طریقہ کار ہے کہ ڈسٹرکٹ کے اندر کمیٹیز کس طرح بنتی ہیں؟ تو میں تھوڑا سا اس کی جو سیکشن 14 ہے، اگر آپ اجازت دیں تو اس سے تھوڑا سا کلیئر ہو جائے گا، وہ تو لمبی چوڑی ایک سیکشن ہے لیکن میں تھوڑا بتا دیتا ہوں:

"14. <u>District Zakat and Ushr Committee:</u> (1). in each district, a District Zakat and Ushr Committee, shall be constituted by Zakat and Ushr Council.

(2) The District Committee shall, perform the following functions;

(a) oversee, generally, functioning of administrative organization of Zakat and, more particularly, the assessment of Ushr and atiyyat and the disbursement and utilization of the moneys in the District Zakat Fund and the Local Zakat Fund;

(b) for the purposes mentioned in clause (a) make plans for the district, prepare and maintain accounts, compile accounts of the Local Zakat Fund, in such form and manner as may be prescribed."

یہ پورے سر، اس کے فنکشنز دیئے گئے ہیں، یہ کس طرح اپوائنٹ ہوئے، وہ کس طرح اپوائنٹ ہوئے؟ یہ ایک اچھا سوال ہے سر، اس طرح ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنرز کو یہ ٹاسک حوالے کیا گیا کہ آپ اپنے ڈسٹرکٹس کے اندر Recommendations دیں کہ جو اچھی شہرت والے لوگ ہیں، جو اچھی شہرت رکھنے والے Trust worthy لوگ ہیں، ان کے نام آپ فارورڈ کریں، تو ڈپٹی کمشنرز نے یہ نام اکٹھے کر کے بھیج دیئے ہیں۔ جناب سپیکر، ادھر زکواۃ کونسل جو صوبائی سطح کے اوپر ہے، یہ نہ چیف منسٹر کرتا ہے نہ----

جناب ڈپٹی سپیکر: ارباب جہانداد صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔

وزیر قانون: یہ نہ چیف منسٹر کرتے ہیں، نہ کوئی منسٹر کرتا ہے نہ کیبنیٹ کرتی ہے، یہ صوبائی زکواۃ کونسل ہے اور یہ اس کا دائرہ اختیار ہے، جب زکواۃ کونسل کو یہ Recommendations ڈسٹرکٹس کی طرف سے آئی ہیں، انہوں نے اس کی جانچ پڑتال کی اور اس کے بعد ہر ڈسٹرکٹ کے لیے ایک زکواۃ چیئرمین کو اپوائنٹ کر دیا گیا۔ اب وہ چیئرمین جو آئے گا وہ ڈسٹرکٹس کے اندر زکواۃ ممبرز اپوائنٹ کرتا ہے اور پھر وہ نیچے یونین کونسل تک اور ویلج کونسل تک یہ کمیٹیز بنتی ہیں، تو بہر حال سر، یہ پورا طریقہ کار ہے اور اس قانون کے نیچے یہ سارا کام ہوا ہے، عین قانون کے مطابق ہوا ہے۔ اب سر، آخر میں میں ایک بات کہوں گا کہ اگر ان کو کسی چیئرمین کے اوپر اعتراض ہے، ان کو کسی کمیٹی کے اوپر اعتراض ہے، کسی ویلج کونسل کے لیول تک، یونین کونسل کے لیول تک وہ سامنے لائیں اور Solid proof کے ساتھ یا Solid سی Arguments کے ساتھ کہ یہ بندہ ہے، اس کی Reputation ٹھیک نہیں ہے، یہ میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ مجھے وہ نام دیں گے، اگر آپ کو کسی کے اوپر اعتراض ہے تو اس میں حکومت جانچ پڑتال کرے گی، اگر اس کے اوپر کوئی ایسی چیز ہوئی، یہ میں آپ سے کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ میں Recommend کروں گا کہ وہ زکواۃ کونسل کو De-notify کر دیں لیکن آپ ضرور مجھے وہ دیں گے، تو جنرل طریقہ میں نے بتادیا ہے، اگر Specific ان کے پاس ہے تو وہ مجھے ضرور دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب!

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، د منسټر صاحب ډیر مشکور یمه، ډیر په تفصیل سره ئې خبره اوکړله، په تیر شوې وخت کښې چې تیر شوے حکومت هم د دوئ وو او تاسو سره دوئ یو ځائې ناست وو او ستاسو منسټر راغلے وو او زه ضمنی الیکشن ته ولاړ ووم او زما خلاف ئې د دغه زکواة فنډ باندې ووټ اخستو، اوس مخکښې به هم داسې شوې وی، یقیناً چې تیر شوې حکومتونو کښې چې هر چا بهرتی کړې ده دا ئې بهرتی کړې دی، لکه دا نن چې تاسو کړې ده نو دا ئې د دې د پاره کړې ده، نو زه دا وایمه چې په دې به تاسو خدائی نیسی، تاسو به گناهگار ئې، زه درته وایمه چې دې د پاره په دېکښې اصلاح راوستل او مستحقو ته فنډ رسول پکاردی چې دا تاسو کمیټئی ته حواله کړئ او په دې کښښنو او په تفصیل سره پرې خبره اوکړو، مستحقو ته لاړ شې، دا

مستحقو ته دا فنډ اورسی که نه وی نو دغه ستاسو کوم ټائیګرز چې تاسو ټاکلی دی، د دغې نه څلور آنې هم نه زیاتې کیږی، هسې به زه هم چغې وهم او ته به هم کوشش کوې خو هیڅ به ترې نه جوړیږی، د خدائی په خاطر دې له طریقه جوړول غواړی او که نور چرته ئی جوړوئ یا نه جوړوئ خو کم ازکم زما د حلقې تاسو دا کمیټئ ته حواله کړئ په هغې چې دغه تاسو کوم کړې دی چې دا خو مستحقو ته اورسی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان۔

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): سر، زه خو به اول دا یوه خبره خامخا اوکړم چې د بهادر حاجی صاحب دې ړومبئ خبرې سره کیدے شې چې زه هم اتفاق اوکړم، دا اولنئ خبره چې کومه ده اوکړه، نور ډیر وضاحت پرې مخکښې نه کوم او هغوی چې کومه ګیله اوکړه چې په ضمنی الیکشن کښې یا په لوکل باډیز الیکشن کښې، نو د دې سختو نه زه پخپله هم تیر شوے یم خو دویمه خبره دا ده چې څو پورې چې دا اوسنئ خبره ده نو ما جی دواړه خبرې کلیئر کړې، دا مې ورته هم اووئیل چې د کومې وجې نه دافنډ اوسه پورې منجمد وو او اوس به دا فنډ تقسیمدل شروع شی، لیکن هغه مسئلې ختمې شوې۔ دویم مې ورته دا قانون اوښودلو او هغه طریقه کار مې ورته هم اوښودلو چې د څه لاندې دا هر څه شوی دی۔ دریم مې ورته دا هم اووئیل چې که د یو چیئرمین یا د یو ممبر خلاف تاسره څه خبره وی نو زه درته بحیثیت د یو ممبر چې زه او ته دواړه کولیګز یو، ممبران یو د دې هاؤس، ما له د هغه نوم راکړه، د هغه خلاف چې څه خبره وی هغه را له راکړه، دا کمټمنټ درسره زه کوم چې هغه به درته زه په زکواة کونسل کښې ډی نوټیفائی کوم۔ سر، دا خبره چې دومره په تفصیل سره اوشوه نوزما به هم دا ریکویسټ وی چې دوئ دا خپل سوال Withdraw کړی او که څه وی نو ماله دې اوس راؤړی، ماله دې راکړی، زما خیال دے کمیټی ته څه ضرورت نشته، ریکویسټ به ورته کوم چې هم دې ځائې کښې دا خبره حل شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب، تاسو Satisfied یئ که نه؟ ما وئیل چې تاسو Satisfied یئې۔ بهادر صاحب، تاسو Satisfied یئ، ته مطمئن ئې که نه ئې؟ (شور) کوسچین نمبر6236، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 6236 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبے کا وفاق کے ذمہ بجلی، گیس، تیل اور دیگر ذخائر کی مد میں واجب الادا رقوم کی الگ الگ مالیت کیا ہے؛

(ب) وفاقی حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران واجب الادا بقایاجات کی مد میں صوبے کو کتنی رقوم فراہم کی ہیں، ائیر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) اس وقت صوبے کا وفاق کے ذمے تیل و گیس کی مد میں کوئی واجب الادا رقوم نہیں ہیں تاہم بجلی کے خالص منافع کی مد میں اب تک کل 34.771ارب روپے کے بقایاجات ہیں۔

(ب) وفاقی حکومت / واپڈا نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بجلی کے خالص منافع کے واجب الادا بقایا جات کی مد میں صوبے کو70ارب روپے ادا کئے ہیں، اداشدہ رقوم کی سالانہ تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	مالی سال 2015-16	25ارب روپے۔
2۔	مالی سال2016-17	15ارب روپے۔
3۔	مالی سال2017-18	15ارب روپے۔
4۔	مالی سال2018-19	3.095ارب روپے۔
5۔	مالی سال2019-20	11.905ارب روپے۔
	کل اداشدہ رقم	70ارب روپے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: House in order, please.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جی، مجھے محکمہ فنانس کی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے، اس میں2016 سے 2018تک دی گئی رقم کی جو ادائیگی ہے، اس میں 55ارب روپے وہ ادا ہوئے ہیں۔ پچھلے جب مسلم لیگ(ن) کی گورنمنٹ تھی تو وہاں مرکز میں اور یہاں پر Coalition Government تھی، صوبائی حکومت خیبر پختونخوا میں جماعت اسلامی اور پی ٹی آئی کی اور جماعت اسلامی کے وزیر خزانہ اس وقت موجود تھے، ان کی موجودگی میں55ارب کی ادائیگیاں ہوئی ہیں جبکہ مرکز میں ظاہر ہے ہماری اتحادی حکومت نہیں تھی جبکہ اب جو ادائیگیاں ہوئی ہیں دو سالوں کے اندر، وہ 16

ارب روپے کی ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ آخر 34.771 ارب روپے مرکز پر واجب الادا ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جب حکومت مرکز میں بھی پی ٹی آئی کی ہے اور صوبائی حکومت بھی ادھر پی ٹی آئی کی ہے تو اب تک ہمارے 34.771 ارب روپے کیوں ہمیں نہیں ملے اور اگر نہیں ملے تو اس کے ملنے کے لئے انہوں نے کوئی کوششیں کی ہیں یا انہوں نے کوئی وعدہ کیا ہے یا ملنے کے کوئی امکانات ہیں کہ نہیں ہیں ؟ جبکہ ہمارے صوبے کے اندر جب بات آتی ہے تو ہمیشہ، ظاہر ہے کہ ہم پیسوں کے لحاظ سے رونا رو رہے ہیں، ہمارے روڈز نہیں بن رہے ہیں، جب ہم کہتے ہیں کہ آپ ہمارے دیر کو اس میں ڈال دیں تو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بجٹ نہیں ہے، ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، تو 34.771 ارب روپے ہمارے مرکز کو واجب الادا ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، نعیمہ کشور صاحبہ، دیکھیں میں نے پہلے گزارش کی تھی کہ ہر کوئسچن پر میں صرف تین سپلیمنٹری کی اجازت دوں گا، ایک میڈم نے خود سپلیمنٹری کیا، ایک نعیمہ کشور صاحبہ نے اور ایک خوشدل خان صاحب نے، سیریل وائز میں سب کو بلاؤں گا۔ نعیمہ کشور صاحبہ۔

(شور)

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ہمارا یہ بہت پرانا صوبائی مطالبہ ہے لیکن پتہ نہیں کون اس پر ریسپانڈ کرے گا ؟ منسٹر صاحبان تو Busy ہیں، تو ہمارا شروع ہی سے ہمارے صوبے کا مطالبہ ہے اور جب ایم ایم اے کی حکومت تھی، ہم نے اس وقت بھی جرگہ تشکیل دیا تھا، ہم کورٹ میں بھی اس کیس کو لے کر گئے تھے، ہمارے اس وقت جتنے اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ایم پی ایز تھے، اس پر ان کے سائن بھی تھے اور بار بار اس ایشو کو ہم اٹھا رہے ہیں، میرا Supplementary question simple ہے، ابھی پرسوں مشترکہ مفادات کونسل کا ایک اجلاس ہوا ہے، اس میں اس ایشو کو کتنا اٹھایا گیا ہوگا ؟ مجھے یقین ہے لیکن جواب کیا آیا اور اس میں پیش رفت کیا ہوئی ؟ کیونکہ جس طرح میری Colleague نے فرمایا کہ دونوں ہماری ایک گورنمنٹ ہے، ادھر بھی اور مرکز میں بھی ایک ہی جماعت کی گورنمنٹ ہے تو مشترکہ مفادات کونسل میں اس ایشو کو گورنمنٹ نے کتنا اٹھایا اور اس پر جواب کیا ملا، کیا پیش رفت اس پر ہو رہی ہے ؟ کیونکہ پچھلی جو ایم ایم اے کی حکومت تھی، اے این پی کی تھی تو جو چھ ارب پر Cap تھا، ہم نے کم از کم وہ چھ ارب پر Cap کو ختم کر کے یہ جتنا ہمیں ابھی ملا ہے یہ تو ہم نے حاصل کر لیا، اب آگے انہوں

نے کتنی پیش رفت کی ہے ؟اس کے بارے میں اگر مشترکہ مفادات کونسل کی ہمیں پوری بریفنگ دی جائے کہ ہمارے صوبے کے جو مسائل ہیں اس کو کتنا Present کیا گیا؟ توبڑی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ زما ډیر مختصر سپلیمنټری کوئسچن دا دے چې تر اوسه پورې ټوټل د بجلئی په مد کښې څومره بقایاجات دی او په هغې کښې تر اوسه پورې څومره ادائیګی زمونږه پراونشل ګورنمنټ ته شوې ده او بقایا څومره دی؟ بس دا دې اووائی چې ټوټل بقایا څومره دی؟

Mr. Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): سر، پہلے خوشدل خان صاحب کا جواب، ویسے وہ تو کوئسچن نہیں ہے کہ کتنی ادائیگی ہوئی ہے اور وہ بقایا کتنے ہیں؟ وہ تقریباً پینتیس ارب ہیں۔ سر، صرف میں دوتین مختصر باتیں کروں گا کیونکہ اس پر بڑی لمبی بحث ہوئی، اپوزیشن کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس ایشو کو Raise کرتے ہیں، اگر پوائنٹ صرف یہ ہے کہ یہاں اس پر سیاست کرنا تو اس پر دس بار وہ بات ہو چکی ہے، اس سے کچھ نہیں بنے گا، اگر پوائنٹ یہ ہے کہ ہم یہاں سے آگے جائیں، میں آپ کو دوتین شارٹ اس میں یہ بتادیتا ہوں کہ پراونشل گورنمنٹ وہ کیا کر رہی ہے کہ دس بار نہیں ہم نے دوسو بار یہ کلئیر کیا ہے کہ اس پر پراونشل گورنمنٹ کا Stance، صوبے کا Stance ہے، پارٹی کا Stance وہ نہیں ہے۔ نمبر ایک، یہ صرف سی سی آئی میٹنگ میں Raise نہیں ہوا ہے، انرجی کے سارے Issues raise ہوئے ہیں اور ہمارے کہنے پر جو Wind fall levy جو کہ پٹرولیم کرائسس میں آتا ہے، اس کا Agreement ہوا ہے کہ وہ 2012 Wind fall levy کے بعد صوبے کو ملے گا۔ نمبر دو، اس میں این ایچ پی اور اے جی این قاضی وہ شامل ہیں، اس پر پچھلی سی سی آئی میں In depth میٹنگ ہوئی تھی اور اس میں سی سی آئی نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور جو کمیٹی بنائی ہے، اس صوبے کے تین Representatives ہیں کہ وہ اس کے سارے Solutions وہ دیکھیں گے لیکن اس کے ساتھ جو چیز اپوزیشن کے ساتھ Recognize کرنی چاہیئے کہ جو Financial constraint یا پریشر ہے، وہاں پر ہم نے دیکھنا ہے کہ ہم کس چیز کے لئے کس وقت پر، کس طریقے سے بات کریں، ہمارے جو دوتین بڑے Wins ہیں، کامیابیاں ہیں۔ نمبر ایک، یہاں پر پہلی بار اور اس پر دوبارہ وہ کام کریں گے بلکہ پچھلے دو مہینے میں دوبارہ پیمنٹ شروع ہو گئی ہے، پچھلے سال Overall کیونکہ یہاں پر بریک ڈاؤن دیا گیا، یہ Against the year of

allocation دیا گیا ہے لیکن پچھلے سال پہلی بار ہمیں Monthly payment اس میں شروع ہوئی ہے اور اس Monthly payment کا سلسلہ ہم برقرار رکھیں گے۔ نمبر دو، اس پر پرائم منسٹر صاحب سے ایک بار نہیں Individually اور Collectively مختلف بار وہ بات ہوئی ہے اور ان شاءاللہ پرسوں جب پرائم منسٹر صاحب وہ بی آر ٹی کا افتتاح کرنے کے لئے آئیں گے تو دوبارہ بات ہوگی اور انہوں نے Already commit کیا ہوا ہے کہ اس بار بھی وہ ہمیں Annual payment CNHP کی کریں گے، Exact amount ایک چیلنج اس لئے ہے کہ جس قسم کے فنانشل حالات ہیں اس میں آپ کو یہ Engage کرنا پڑتا ہے اور آخری چیز یاد رکھیں، اگر اپوزیشن اس میں تھوڑا سا ڈیٹیل میں کام کریں گے تو سر، اب سی این ایچ پی کے پیسے نہیں ہیں، اس پر ہم نے اپنی ورکنگ کی ہے۔ آج ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ کے بورڈ کی جو میٹنگ تھی، اس میں بھی بات ہوئی کہ جو پیڈو کے پراجیکٹس ہیں، ان کو پہلی بار ہمیں اب Continuously پیسے مل رہے ہیں جن پراجیکٹس کا پاور پرچیز ایگریمنٹ نہیں ہوا ہے، اس کا ہم نے کیس تیار کیا ہوا ہے اور اس میں جو میرے خیال میں میں پراجیکٹس کے نام بھول جاؤں گا، اگر کسی کو یاد ہوں گے ملاکنڈ تھری اور پیہور شاید اس کے دس سال کی پاور پرچیز ایگریمنٹ وہ پینڈنگ تھے، وہ ابھی ہوئے ہیں اور ان کے ابھی ہمیں Arrears بھی Pay ہو رہے ہیں اور ہم نے Identify کئے ہیں اس ونڈو میں کہ ہمارے فیڈرل گورنمنٹ سے جو ہمارے پیسے تقریباً دس ارب اور آسکتے ہیں، Obviously وہ پیسے فیڈرل گورنمنٹ کو کہیں سے نکالنے پڑیں گے اور وہ ایک Process of engagement ہوتا ہے لیکن اس تمام پر ہم کام کر رہے اور Continuously کرتے جائیں گے، اس پر ہمیں ایک Constructive attitude لینا چاہیئے اور یہ سب کو کلیئر ہونا چاہیئے کہ چیف منسٹر محمود خان صاحب کی حکومت جہاں پر صوبے کا انٹرسٹ آتا ہے وہاں پر صوبے کو ہی پہلے رکھیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جی جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے تو میرے خیال میں بڑی اچھی افواہوں اور مفروضات کی بنیاد پر گفتگو کی لیکن میں نے تو کلیئر کٹ یہ فارمولہ پوچھا ہے کہ اے جی این قاضی فارمولے کے تحت آخر ہمیں یہ پیسے کب ملیں گے؟ یا اس میں ان کی جو گفتگو ہوئی ہے تو مجھے کوئی کمٹمنٹ نظر نہیں آئی، اس میں یہ تو نہیں بتایا گیا یعنی کوئی ٹائم فریم نہیں دیا گیا، کوئی طریقہ کار وضع نہیں ہے، کوئی ان کو بتایا نہیں گیا کہ آخر مرکز ان کو یہ پیمنٹ کب کرے گی؟ میں تو اس بات کا پوچھ رہی ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Concerned Minister, to respond, please.

ان کا جواب بھی دے دیں۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب، هغوی خو ما له ډیر آسان جواب را کړو خو دا سې څه کلیئر نه دے ، دوئ وائی چې مونږ ته تر اوسه پورې په دې بقایا جاتو کښې 34.771رقم نه دے ملاؤ شوې، دا بقایا تر اوسه پورې دا34.771 ارب بقایا جات چې دی دا واجب الادا دی۔ جناب سپیکر، لاندې دوئ دا لیکی چې مونږه ته 2015-16 نه واخله تر2019-20 پورې70ارب مونږ ته وصولې شوې دی، ایئر وائز په مختلف ټائمونو باندې، تاسو پخپله هم وګورئ سپیکر صاحب، زه دا وایمه چې دا دواړه مونږه Sum up کړو نو It means چې دا 114.771 ارب بقایا جات دی، دا ټهیک دی او ټهیک نه دی، لکه دا Clarification پکار دے چې آیا زمونږه ټوټل بقایاجات څومره وو؟ په هغې کښې مطلب دومره Receive شوې دی، دومره پاتې دی، بس چې ماته په هاؤس کښې دا کلیئر شې، بس صرف دا Simple، او بل به دا ریکویسټ اوکړم چې زمونږه دا منسټران صاحبان، ټهیک ده ډیر ډیټیل سره جواب ورکوی، زه وایمه چې دوئ مختصر ورکوی'ټو دی پوائنټ' نو د وخت بچت به وی، بیا پرې مونږه هم نه پوهیږو چې یره دوئ څه وائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Short answer ورکوئ او To the point answerورکوئ ورته۔

وزیر خزانہ: سر، چې څومره کوئسچن وی د هغې نه، اوس په اے جی این قاضی باندې خو مونږه 33کاله خبرې کړې دی نو که هغوی یو Sentence کښې، د خوشدل خان دا خبره ټهیک ده چې دیکښې د ډیپارټمنټ په فګرز کښې کنفیوژن شته خو I wish چې لږ ئې زیات Clearly لیکلی وو چې کوم 70 ارب دی، دا هغه 70 ارب دی چې 2015-16 کښې معاهده شوې وه، دا د هغې 70 ارب ادائیګی ده او دا په هغه کال کښې Necessary نه دی شوې خو دا ټول 70 ارب ادا شوې دی، دا چې اوس کوم 34ارب پاتې دی دا 34 ارب د لاسټ ائیر او د هغې نه لاسټ ائیر کښې څه پینډنګ ایشو ده، په دې چې تاسو ته فنانس ډویژن نه پیسی ملاویږی نو مخکښې Against بقایاجات زاړه ملاویږی او د هغې نه پس درته نوې درکوی۔ بل د مختصر جواب د لاسه به زه په اے جی این قاضی فارمولې

باندې زيات په ډيټيل کښې نه ځم خو دومره به ځم چې مونږه پرې Hundred percent committed يو او که 33 کاله کښې دا Solve نه شو نو دا Expectکول چې دلته به په يو ورځ کښې چاسره جواب وی نودا نه شې کيدلے چې بيا کله په دې باندې په ډيټيل ډيبيټ کول غواړئ نو زما خيال دے چې پورا ورځ به پرې خبره اوکړو او د دوئ د Experience نه به هم فائده واخلو چې څنګه دا په 33 کاله کښې حل نه شوه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Satisfied يئ جی؟

محترمہ حمیرا خاتون: نہ جی، میں توSatisfiedتو خیر نہیں ہوں لیکن یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ کے مرکز میں حکومت کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے صوبائی وزیر فنانس یہ فرمارہے ہیں، تو ظاہر ہے میرے پاس تو اس کا کیا جواب ہو سکتا ہے؟ بس ٹھیک ہے اگر ہمارا ایک وزیر خزانہ اس بات کی اہمیت کو نہیں سمجھ رہا ہے کہ ہماری واجب الادا رقم جو مرکز کے ساتھ بقایاجات ہیں، ان کی وصولی کے لیے وہ ہمیں باقاعدہ پری پلان کوئی چیز دے، کوئی ٹائم فریم ورک دے، اگر وہ نہیں دے رہا ہے، وہ اس میں سیریس نہیں ہے تو میرے پاس تو سوال اٹھانے کی حد تک گنجائش ہے، میں تو اور کچھ نہیں کہہ سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور خان۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): جناب سپیکر، ابھی تھوڑی صبر کی ضرورت ہے، یہ جو ہمیشہ سنائی جاتی ہے کہ مرکز میں حکومت ہے اور یہاں پر بھی حکومت ہے تو میرے خیال میں ہمارے آنریبل پارلیمنٹیریز کو ان ایشوز پر تھوڑی سی زیادہ Sophistication دکھانے کی ضرورت ہے، 1985 سے 1988 تک مرکز اور یہاں پر ایک ہی حکومت تھی، 1988 سے 1990 تک بھی ایک حکومت تھی، 1990 سے 1993 تک بھی ایک حکومت تھی، 1994 سے 1997 تک بھی ایک حکومت تھی، چھ مہینے شاید پیر صابر شاہ کی تھی، 1997 سے 1999 تک بھی ایک حکومت تھی، اس میں جو دو باریاں تھیں وہ اے این پی کی بھی تھیں اور وہ سب سے زیادہ وہ ہو رہا ہے، پھر مشرف کے ٹائم پر بھی ایک حکومت تھی اور یہاں پر تو جو ہمارے آنریبل ایم ایم اے کے ممبرز ہیں، ان کے ہاتھ میں تو جب مشرف کی وردی اور ان کا وہ جو تھا تو وہ تو اس وقت اس سے زیادہ تو Leverage ہو ہی نہیں سکتا تھا اور آج سے 2013 میں بھی ایک حکومت تھی، تو یہ اگر ایک حکومت کا وہ ہوتا تو پہلے یہ جو پینتیس سال کا میں نے وہ دیا ہے تو ان پینتیس سالوں میں یہ ایک نہیں کوئی سات آٹھ حکومتیں رہی ہیں، تو یہ افسوس کی بات نہیں ہے لیکن یہ ضرور فخر کی بات ہے؟

میں آپ کو ایک Example دے دیتا ہوں کہ اس سال کی جو پی ایس پی ڈی ہے، فیڈرل گورنمنٹ کی پی ایس ڈی پی، اس میں تقریباً 25 فی صد حصہ خیبر پختونخوا کا ہے، اگر آپ آبادی کی اس سے دیکھیں تو خیبر پختونخوا کا حصہ کوئی 1/8 بنتا ہے اور پچھلے پانچ سال میں خیبر پختونخوا کا حصہ کوئی ایسے ہوتا تھا اور پھر وہ ریلیز بھی نہیں ہوتی تھی لیکن یہ پرائم منسٹر عمران خان صاحب کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے یہ Recognize کیا کہ یہ ایسا علاقہ تھا جہاں پر انویسٹمنٹ کرنا تھی تو وہ انہوں نے کی اور دوسری چیز Similarly جو ایک کام 72 سالوں میں نہیں ہوا جو قبائیلی اضلاع کا انضمام تھا، وہ بھی پرائم منسٹر عمران خان اور اس حکومت کو جاتا ہے کہ وہ انضمام بھی کیا، الیکشن بھی کئے Despite the financial constrains, record funding بھی کی، تو میرے خیال میں اس کا Attitude اگر ایسے چلے گا تو پھر اگر سخت بات ہوگی تو سخت جواب بھی دینا پڑے گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میډم، اوس خو به Satisfied شوې یئې جی۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: مجھے بس صرف اپنی بات ختم کرنی ہے، مجھے دو باتیں کرنی ہیں، ایک یہ Clarification کرنی ہے کہ الیکشن، الیکشن کمیشن نے کیا ہے اور جو مرجر ہے وہ نواز شریف کی گورنمنٹ میں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ جو بات ہے وہ میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہ اچھا ہوا کہ آن دی فلور آپ کے منسٹر صاحب نے یہ مان لیا ہے کہ جس طرح کی پچھلی گورنمنٹس تھی، مرکز میں بھی اور صوبے میں بھی وہ کچھ نہیں کر پائے، لہذا آپ کی حکومت بھی کچھ نہیں کر پا رہی ہے، بس ٹھیک ہے۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کوئسچن نمبر 6235، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 6235 _ <u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: کیا وزیر خزانہ صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ میں مروجہ قوانین کے تحت کلیریکل اور کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں کے سلسلے میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائیز سنز کا کوٹہ مقرر ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو گزشتہ ایک سال کے دوران محکمہ خزانہ میں معذوروں، اقلیتوں خواتین اور ایمپلائیز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تعداد کتنی ہے، نیز ان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جہاں تک کلاس فور ملازمین کا تعلق ہے تو محکمہ خزانہ نے گزشتہ ایک سال میں ایمپلائیز سنز کوٹہ اور اقلیتوں کے کوٹہ کے تحت بطور نائب قاصد اور خاکروب مروجہ طریقہ کار کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔ جہاں تک کلریکل سٹاف کا تعلق ہے تو محکمہ عملہ ان ملازمین کو بھرتی کرکے سیکرٹریٹ کے مختلف محکموں میں تعینات کرتا ہے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس میں میرے خیال میں میرا یہ کوئی بارہواں تیرواں سوال ہے کہ اس میں میں مسلسل کوٹے کے بارے میں اور طریقہ کار کے بارے میں پوچھ رہی ہوں لیکن افسوس کی بات ہے کہ پتہ نہیں کہ یہ کس ڈیپارٹمنٹ کے یہ کس طرح کے جوابات آ رہے ہیں کہ لفظ 'طریقہ کار' کا میرے خیال میں بڑا واضح مطلب ہوتا ہے کہ طریقہ کار اس چیز کو کہتے ہیں کہ آپ کے پاس آئی ڈی کارڈز، آپ اس کے نمبرز بتائیں، آپ اس کے طریقہ کار بتائیں کہ آپ نے ڈیوٹی جابز کو اناؤنس کیا، آپ نے میرٹ کی بنیاد پر وہ جابز دی ہیں، اس میں تو کوئی طریقہ کار نہیں ہے، البتہ میرے پہلے سوال کا حصہ انہوں نے جواب دیا ہے لیکن جو طریقہ کار اور کوٹہ میں نے مانگا ہے، اس میں نہ کوئی جواب اور نہ کوئی ثبوت، اس سے پتہ نہیں چل رہا ہے کہ یہ میرٹ پر دی گئی ہیں یا کسی کی سفارش پر دی گئی ہیں، یا پیسے لے کر دیئے گئے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، ایک دو چیزیں ہیں، ویسے آپ بڑی جلدی سے این ایچ پی سے کلاس فور ملازمین پر آ گئے ہیں، کافی اونچے سے کافی نیچے پر جو سفر ہے وہ کافی جلدی ہو گیا۔ (قہقہہ) دیکھیں، میں نے ڈیپارٹمنٹ سے یہ Insist کیا ہے کہ جتنی ڈیٹیل ہو سکے وہ دے دیں، میں یہ کلیئرلی کہہ دوں گا کہ ہماری گورنمنٹ، ابھی سلطان خان صاحب بھی بات کر رہے تھے کہ Appointments as per procedure ہوتی ہیں، آن میرٹ ہوتی ہیں، کہیں پر Violation ہو تو وہ Violation، یہ نہیں کہ ہم پرفیکٹ سسٹم میں نہیں رہتے، جہاں پر Violation آئے ہم ایکشن لیں گے، جو طریقہ کار ہے وہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہوتا ہے، وہ فنانس کے پاس نہیں ہوتا، وہ بھی ڈھونڈ لیں گے لیکن ویسے ایک چیز مجھے کلیئر نہیں ہے کہ Individual لوگ جو آئے ہیں، ان کے آئی ڈی کارڈ لے کے یا نہ لے کے پتہ نہیں کونسا فرق پڑے گا یا کوئی کیا کرے گا؟ یہ کلیئر ہو کہ جو ڈیٹا ممبرز کو چاہیئے، آنریبل ممبرز کو، وہ ڈیٹا

ان کو ملے گا، کہیں پر Violationہوئی ہے، Violationبتا دی جائے اور اس پر کوئی Compromise نہیں ہوگا،ایکشن لیاجائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 6328،احمد کنڈی صاحب۔

* 6328 _ جناب احمد کنڈی: کیاوزیرآبپاشی صاحب فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ چشمہ لفٹ کینال منصوبہ صوبے کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتاہے؛

(ب)اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہوتومذکورہ منصوبہ کی تخمینہ لاگت کتنی ہے،اس سے جنوبی اضلاع کی کتنی زمین سیراب ہوگی،نیزمذکورہ منصوبے کاماسٹرپلان، پی سی ون اور مدت تکمیل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت خان(وزیرآبپاشی): (الف) جی ہاں،یہ درست ہے،اس منصوبے کی تکمیل سے صوبہ اپنی زرعی پیداوار میں خودکفیل ہوجائے گا۔

(ب) 2016 کے نظرثانی شدہ تخمینہ کے مطابق منصوبے پرتقریباً120ارب روپے لاگت آئے گی،اس منصوبے سے دولاکھ چھیاسی ہزارایکڑزمین سیراب ہوگی،مرکزی حکومت کی خاص ہدایت پرواپڈانے منصوبے کیFeasibility Study updateکرنے کاکام شروع کیاہے،یہ منصوبہ فنڈکے مہیاہونے پرعرصہ پانچ سال میں مکمل کیاجائے گا۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب،یہ مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کافیSatisfactory reply مل چکاہے، میں صرف ایک سپلیمنٹری کروں گاکیونکہ فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں،توان کاذرا فائدہ لیتے ہوئے ہمیں ان سے بڑی توقعات بھی ہیں، پچھلی دفعہ بھی جب آئل اینڈ گیس پر ہماری ڈسکشن ہوئی تھی تواس وقت وہ تو نہیں تھے،اب انہوں نے بڑی پریکٹیکل باتیں کی ہیں کہ جواسٹیٹ نے ہمارے ساتھ جو کمٹمنٹس کی ہوئی ہیںConstitutionکے تھرو وہ چیزیں ہمیں نہیں مل رہی ہیں،یہ صرف صوبائی گورنمنٹ تک محدود نہیں ہے یافیڈرل گورنمنٹ تک نہیں ہے،اسٹیٹ نے ہم سے جووعدہ کیاہے وہ پورانہیں ہورہاہے،چاہے وہ نیٹ ہائیڈل ہے،چاہے وہ آرٹیکل 161 کے نیچے پیراگراف 'بی' میں جوآئل کاوعدہ ہے،اسی طرح اگرپانی کاشیئر دیکھ لیں،لفٹ کینال پر سوال کرنے کامقصد ہی یہی ہے کہ خیبرپختونخوا کاسالانہ 9 ملین ایکڑفٹ پانی ہے،اس میں 6 ملین ایکڑفٹ ہمUseکرتے ہیں اور 3 ملین ایکڑفٹ دوسرے صوبے استعمال کررہے ہیں،میری اس میں ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ہماراجوUn-utilizedپانی جارہاہے وہ

کم از کم تیس سالوں سے جارہاہے، 1991 میں ایک Accord ہوا تھا، تیس سالوں سے ہمیں وہ پانی نہیں مل رہاہے جو کہ ہمارا Due share ہے، وہ کیوں نہیں مل رہاہے؟ کیونکہ ہمارے پاس انفراسٹرکچر نہیں ہے اور جناب سپیکر، 2000ء میں یہ وعدہ ہوا تھا لیکن اس صوبے کے ساتھ ریاست نے کیا کیاہے؟ جنرل مشرف کے دور میں چار پراجیکٹس ہو گئے تھے، اس میں لفٹ کینال خیبر پختونخوا کیلئے تھی، رینی کینال سندھ کیلئے تھی، تھل کینال پنجاب کیلئے تھی اور کچی کینال بلوچستان کیلئے تھی، بیس سال بعد اب دوبارہ ہماراپی سی ون Revision کیلئے چلا گیا۔ جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ ہم بیٹھیں اور اس کی Way forward ڈھونڈیں، اس کیلئے اور بھی فورمز ہیں جس کے اوپر ہمارا پراونس جاکے اپنے Rights کی بات کر سکتاہے، تو اس میں میری گزارش یہی ہو گی کہ یہ چاہے پانی ہے، چاہے تیل ہے یا چاہے نیٹ ہائیڈل ہے، یہ چار پانچ چیزیں ہیں، اسی طرح منرلز ہیں، ٹوبیکو ہیں تو اس پر ہم چاہتے ہیں کہ فنانس منسٹر صاحب ہمیں بتائیں کیونکہ ہمیں ان سے بڑی توقعات ہیں، ان کی آواز بھی سنی جاتی ہے، یہ Technically sound بھی ہیں، ان میں اہلیت بھی ہے، تو ہم چاہتے ہیں کہ Practically اس پر بیٹھ کر جو Constitution میں ہمارے ساتھ وعدے ہوئے ہیں، ہم بغیر Constitution کے بات نہیں کر رہے ہیں، اس پر یہ Kindly اپنا Input دے دیں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: فنانس منسٹر صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت)</u>: کنڈی صاحب کو واقعی Appreciate کرتا ہوں کہ اگر اس Spirit میں ایشوز اٹھیں اور سوالات اٹھیں تو پھر وہ صوبے کے فائدے میں ہیں۔ پہلے میں یہ ضرور کہہ دوں گا کہ یہ بالکل صحیح ہے کہ سی آر بی سی تیس سال سے جناب سپیکر، فیڈریشن کے کچھ کونسلر ایسے ہوتے ہیں، سی آر بی سی کا PC-1 چلتا جارہاہے، چلتا جارہاہے اس سال وہ اس لئے ٹیکنیکلی پی ایس ڈی پی سے نکلا کہ پبلک فنانشل مینجمنٹ کا جو نیالاء تھا فیڈرل کا، تو اس میں کوئی Unapproved project پی ایس ڈی پی کا حصہ نہیں ہو سکتا تھا، اس کے بعد Immediately چیف منسٹر صاحب نے Front foot پر جا کر فیڈرل گورنمنٹ میں اس ایشو کو اٹھایا کہ بالکل صوبے کیلئے اس سے بڑی کوئی Priority نہیں ہے اور اس پر To my personal knowledge انہوں نے چار میٹنگز کیں Including جب وہ ایک یا دو ہفتے پہلے پرائم منسٹر سے ملے تھے اور اس پر جو فیڈرل پلاننگ منسٹر ہیں ان کی بھی فل کمٹمنٹ ہے کہ اس سال ہم اس کو اٹھائیں گے کیونکہ ان ایشوز پر کچھ Mis-conceptions پھیلائی جاتی ہیں کہ جو لفٹ

کینال ہے وہ Economically feasible نہیں ہے یا اس کی Lifting cost زیادہ ہے، اس کے دو تین طریقے ہیں، چونکہ اس میں میں نے پچھلے دو تین مہینوں میں وہ کیا ہے، وہ Lifting cost سولر سے بھی اٹھائی جا سکتی ہے، وہ Lifting cost ویلنگ سے بھی اٹھائی جا سکتی ہے۔ جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اگر مناسب ہو، ویسے یہ جو پراونشل ایشوز ہیں ان پر Engagement کیلئے اور تھوڑی سی صرف Oversight کیلئے کیونکہ ابھی صرف ضروری ہے کہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ بھی اپنی طرف سے تھوڑا سا Oversight کریں کہ ابھی جو پی سی ون کا پراسیس ہے وہ آگے چلے تاکہ Next year سے اس پر Actually کام چلے۔ چلیں 33,32 سال ہو گئے اس کو، ابھی ہم وہ کرتے ہیں لیکن یہ ہمارا 'ارسا ایوارڈ' میں حق تھا کوئی پارلیمنٹری فورم شاید I think across the party ہونا چاہیئے تاکہ وہ Abreast of facts بھی رہے اور وہ فیڈرل گورنمنٹ کو صوبے کے حق پر انفارم بھی کرے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 6440، احمد کنڈی صاحب۔

* 6440 _ <u>جناب احمد کنڈی</u>: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں تمباکو پیدا کرنے والے اضلاع موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے صوبے کو ریونیو Generate ہوتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تمباکو پیدا کرنے والے اضلاع کے نام بمعہ تمباکو پیداواری صلاحیت کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سیس کی مد میں ان اضلاع کو کتنا فنڈ جاتا ہے اور وہ فنڈ متعلقہ اضلاع میں کن کن سکیموں پر خرچ ہوتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) ایضاً۔

(ج) صوبہ خیبر پختونخوا میں تمباکو پیدا کرنے والے مندرجہ ذیل اضلاع شامل ہیں:

1۔ چارسدہ 2۔ مردان 3۔ صوابی 4۔ ملاکنڈ 5۔ مانسہرہ 6۔ بونیر 7۔ نوشہرہ

ایک مالی سال کے دوران صوبائی حکومت کو ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سیس کی مد میں وصول شدہ رقم آئندہ مالی سال کے دوران متعلقہ اضلاع کو ان کی گزشتہ سال کی تمباکو پیداوار کی بنیاد پر جاری کر دی جاتی ہے جس کے لئے بورڈ (پاکستان ٹوبیکو بورڈ) پروڈکشن ڈیٹا مہیا کرتا ہے جو کہ Khyber Pakhtunkhwa (Utilization of Tobacco Development Cess) Rules, 2007 کی سیکشن 5 کے

مطابق ٹوبیکو بورڈ فراہم کرتا ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ ٹوبیکو ڈویلپمنٹ سیس فنڈ محکمہ خزانہ کے جاری کردہ رہنما اصول (Guidelines) جو کہ 01.01.2014 میں جاری کئے گئے ہیں، کے مطابق متعلقہ ضلع میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کی سفارشات پر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی منظور کرتا ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، یہ ٹوبیکو پر Basically question تھا، اس کی پروڈکشن کے حوالے سے اور ٹوبیکو سیس فنڈز کی جو Utilization ہے ڈسٹرکٹ وائز، باقی تو ڈیپارٹمنٹ کا جواب Satisfactory ہے لیکن میں نے جو پوچھا ہے کہ جن ضلعوں کو ٹوبیکو سیس فنڈز ملے ہیں، ان کی ڈیٹیل دی جائے، تو کتنا ملا ہے؟ کیونکہ ان کی پروڈکشن کا ہمیں پتہ ہے لیکن ان کا جو سیس اکٹھا ہو رہا ہے، آیا کہ جو فارمولا انہوں نے دیا ہے اس کے مطابق لگ رہا ہے یا نہیں لگ رہا ہے؟ اگر وہ ڈیٹیل مجھے مل جائے۔ خیر اس کے بعد اگر آرام سے ڈیپارٹمنٹ مجھے دے دے جو ٹوبیکو سیس فنڈ جن جن ضلعوں میں پچھلے ایک سال دو سال میں جو لگا ہے، اس کی ڈیٹیل مجھے صرف چاہیئے۔ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: مین یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس ہفتے میں یہ ڈیٹیلز اس سوال کے جواب میں ہونی چاہیئے تھیں، وہ By district وہ دے دینی چاہیئے، مجھے یقین ہے کہ As per formula دی ہوں گی، بس یہ ٹرانسپیرنسی بڑی ضروری ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ٹوبیکو فنڈز کی جو بریک ڈاؤن ہے وہ Please provide کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 6464، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 6464 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بینک آف خیبر میں گزشتہ چھ سالوں کے دوران بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کا تجربہ ان عہدوں کیلئے مطلوبہ درکار تجربہ تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے کا جوابات اثبات میں ہوں تو جن جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، مطلوبہ درکار تجربہ، جو بھرتی سے پہلے ہونا چاہیے تھا، کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں

(ج) گزشتہ 2 سالوں کے دوران جن جن افراد کو بھرتی کیا گیاان کے نام، عہدہ، مطلوبہ درکار تجربہ جو بھرتی ہونے سے پہلے ہونا چاہیے تھا، مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے یہ بینک آف خیبر کے متعلق سوال پوچھا ہے اور اس میں جو جواب مجھے ملا ہے، اس میں میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے جو جواب دیا ہے، وہ یہ ہے کہ پچاس برانچیں، میں نے پوچھا ہے کہ کتنی برانچیں Loss میں جارہی ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہے کہ پچاس، جب میں نے سٹڈی کیا تو اس میں زیادہ تر خیبر پختونخوا اور پنجاب کی جو برانچز ہیں وہ Loss میں جارہی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ باقی مجھے تو ساری ڈیٹیل مل گئی ہے، میں اس سے Satisfied ہوں لیکن بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب کو وہاں سے ان کو ایک Presentation لینی چاہیئے اور یہ پوچھنا چاہیئے کیونکہ یہ بینک جو تھا یہ ہمارے 2002 میں جب اسمبلی شروع ہوئی تھی جناب سپیکر صاحب، آپ کی توجہ چاہتی ہوں، 2002 میں جب میں اسمبلی کی ممبر بنی تھی اور 2013 تک یہ بینک باقاعدہ انڈسٹری کا کام کر رہا تھا اور اس میں کسی قسم کا کوئی Loss نہیں ہو رہا تھا بلکہ جب گورنمنٹ Loan لیتی تھی تو انہی سے لیتی تھی لیکن آج یہ Loss میں جارہا ہے تو میں منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے ریکویسٹ کرنا چاہوں گی کہ اس کو Loss سے نکال کر پھر انڈسٹری کا مقام دیں اور اس میں Find out کریں کہ کیوں Loss میں جا رہا ہے اور کیوں اتنی زیادہ برانچیں Loss میں جارہی ہیں؟ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, respond please.

وزیر خزانہ: سر، میں دوبارہ سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور خان۔ سپلیمنٹری جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر، د فنانس منسټر صاحب په نوټس کښې به راولم چې د پنجاب حکومت هم نوټیفکیشن کړے دے، د سندھ حکومت هم نوټیفکیشن کړے دے، د هغوی د صوبو چې خپل کوم بینکونه دی نو متعلقه ډیپارټمنټس چې څومره دی، هغوی خپل بینکنګ چې دے هم هغه متعلقه بینک سره کوی، زمونږ به دوئ ته هم دا ریکویسټ وی چې صوبائی حکومت دا نوټیفکیشن اوکړی او د صوبې هره محکمه دې د دې پابند کړی چې ټول به خپل

بینکنگ او خپل ډیلنګ چې دے دا خیبر بینک سره کړی، نو زما دا خیال دے چې صوبې ته به ډیره زیاته فائده وی جناب سپیکر۔
Mr. Deputy Speaker: Minister, respond please.
وزیر خزانہ: بڑا Valid سوال ہے بلکہ۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو هم سپلیمنټری ده، دا هم واؤرئ، ستاسو آخری سپلیمنټری ده۔ جی میڈم شگفتہ ملک صاحبہ، کیا آپ کے سسٹم میں وہ ہے یا اوپر جو آپریٹر ہے وہ۔۔۔۔
محترمہ شگفتہ ملک: ټهیک شو جی، زه لږ په دې چې دا کوم ایشوز مخې ته راځی او مونږ ته چې خلق راؤړی د بینکونو حوالې سره، دلته خو د خیبر بینک خبره کیږی خو زما په خیال چې بینکونو کوم طریقه کار شروع کړے دے او د سټیټ بینک د طرف نه هغوی ته کوم طریقه کار دے نو زما په خیال چې څومره خلق په دې ملک کښې دی نو هغوی به اوس د بینکونو نه پیسې اوباسی، زما په خیال په کور کښې به ئې ایږدی خو په بینک کښې به ئې نه ایږدی ځکه چې تاسو اوګورئ چې د چا په بینک کښې اکاؤنټ وی هغوی دا وائی چې که تاسو په دواؤ میاشتو، په دریو میاشتو یا په شپږو میاشتو کښې په هغې کښې ټرانزیکشن نه وی کړے نو هغه اکاؤنټ هغوی بلاک کوی او بیا د هغې نه پس په هغې پابندی اولګی، بیا هغه هیډ آفس ته ځی، تقریباً په میاشت کښې هغه اکاؤنټ نه Reactivate کیږی، نو خلق دومره زیات تنګ شوې دی جی اوما ته پخپله ډیر زیات داسې بینکونه معلوم دی چې هغوی وائی چې خلق لګیادی خپله پیسه اوباسی، نو زما منسټر صاحب ته خواست دے چې ستاسو د دې په باره کښې ستاسو څه دغه دے، ځکه چې دا ډیر مایوس کن او Discouraging هغه حالات روان دی چې دا کوم دی۔
Mr. Deputy Speaker: Thank you. Taimur Jaghra Sahib.
جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): Sir, there are three questions، جو مس شگفتہ ملک کا ہے وہ تو Frankly, fully government کی Remits میں نہیں ہے لیکن میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ بینک کے جو رولز ہوتے ہیں یہ کچھ رولز ہر جگہ فالو ہوتے ہیں، کچھ جو ہماری سروس ڈیلیوری ہے، میں Generally بات کر رہا ہوں جو کہ یہ سوال جنرل تھا، وہ ہمارے ملک میں سروس ڈیلیوری اگر آپ کارپوریٹ انٹرنیشنل بینک کی بھی دیکھیں، وہ نہیں ہوتی جو باہر ہوتی ہے لیکن آپ کے اکاؤنٹس باہر

بھی Freeze ہوتے ہیں، اگر آپ استعمال نہ کریں، اگر کوئی Specific cases ہیں کیونکہ سسٹم ایسے ہی Improve کر جاتے ہیں، آپ بتادیں کہ ایک بینک میں یہ ہوا ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ اس میں ایک سٹیک ہولڈر ضرور ہے، ہم ان بینکس کو اپروچ ضرور کر سکتے ہیں کہ یہ آپ کے ایشوز ہیں، جو بابک صاحب کا سوال ہے، اس میں ان کا ایک پوائنٹ آف ویو ہے، اس پوائنٹ آف ویو میں وزن بھی ہے لیکن وہ Weighted point of view نہیں ہے تو میرے خیال میں اس پہ پہلے بھی بات ہوئی ہے لیکن یہ ضرور دیکھیں، دو Objectives یہاں پہ ہو سکتے ہیں کہ آپ سارے پیسے اپنے بینک میں ڈالیں، اس میں دو نقصان ہیں، ایک وہ Bank uncompetitive ہوتا ہے کیونکہ اسے پتہ ہے کہ میرے پاس پیسے آنے ہیں۔ دو، جو پیسہ ہے وہ ہمارا ذاتی پیسہ نہیں ہے، That is public money اور پبلک منی انویسٹ کرنے کے لئے ہمارے پہ لازم ہے کہ جہاں سب سے بہتر ریٹ ملے گا وہاں پہ ہم وہ انویسٹ کر دیں، اس میں ہم خیبر بینک کو Being the Provincial Bank کیسے Typically favour کرتے In a legal way وہ ایسے Favour کرتے ہیں کہ جب Typically ہمیں بڑی انویسٹمنٹ کرنا پڑتی ہے تو اگر کسی اور بینک کا خیبر بینک سے بہتر آفر آئے تو ہم خیبر بینک کو یہ چانس دیتے ہیں کہ اس آفر کو Match کرے، اگر اس آفر کو وہ Match کرے ہم پیسے خیبر بینک کو دے دیتے ہیں، ان کو First right of refusal وہ موجود ہے، تو ہم اس پالیسی کو فالو کر رہے ہیں، اس پہ میں بابک صاحب کے ساتھ ڈیٹیل پہ بات کرنے کو تیار ہوں لیکن میرے خیال میں یہ بہتر پالیسی ہے۔ جو نگہت بی بی کا سوال تھا I think, it was an excellent question اور اس پہ In fact وہ لے، ایک میں Clarify کروں گا، بینک بالکل بھی Loss میں نہیں ہے، اگر میرے فگرز صحیح ہیں تو بینک کا Annual profit کوئی ایک بلین سے زیادہ ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ Individual level وہ پچاس یا پچپن شاید برانچیں ہیں جو وہ Loss میں ہیں، وہ اتنا اچھا سوال تھا کہ میں نے صرف یہ نہیں پوچھا، میں نے انہیں کہا اور انہوں نے بھیجا تھا، سارے پچپن بینک کا Return to profitability کا جو پلان تھا وہ Individually انہوں بھیجا ہے، میں آپ کے ساتھ شیئر بھی کر دیتا ہوں، ان سے میں نے 4 اگست کو Presentation بھی مانگی تھی، اس دن کوئی اور Engagement آ گئی، ان شاءاللہ وہ پلیز وہ بینک کے ساتھ ترک صاحب Next week وہ ڈال دیں اور Infact اس میں مسز نگہت اور کزئی کو بھی Invite کر دیں تو I think, it was an excellent question اور بینک کو یہ ہدایت Already کی ہوئی ہے کہ وہ

اپنا کام ضرور کرے In terms of maximizing the profitability of these branches اور پھر باقیوں پہ Decision لیں کہ آیا وہ Strategic reason کے لئے ہمارے پاس رہیں یا ان کو ہم بند کر کے کہیں اور وہ برانچز کھول دیں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you ji. Question No. 6463, Madam Nighat Orakzai Sahiba.

* 6463 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ملک بھر میں بینک آف خیبر کی مختلف شاخیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ملک بھر میں بینک آف خیبر کی کل کتنی شاخیں ہیں، نیز کون کونسی برانچیں نقصان میں جا رہی ہیں، صوبہ کے اندر اور صوبہ سے باہر برانچوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) ملک بھر میں بینک آف خیبر کی کل ایک سو انہتر (169) برانچیں ہیں جن میں پچپن (55) برانچیں نقصان میں جا رہی ہیں، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب، میں اس سے Satisfied ہوں اور اس پہ میں کوئی اور بات نہیں کرنا چاہتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ کوئسچن نمبر 6698، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 6698 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دستور پاکستان کی دفعہ 161 A اور B میں تیل اور قدرتی گیس ویل ہیڈ پر وفاق ایکسائز ڈیوٹی وصول کرتا ہے اور دستور پاکستان کے تحت مذکورہ ایکسائز ڈیوٹی قابل تقسیم محاصل کا حصہ بھی نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے حصول کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) جی ہاں، دستور پاکستان کی دفعہ (1) 161 A&B کے تحت قدرتی گیس اور تیل کے ویل ہیڈ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے تاہم صوبائی حکومت گیس پر ایکسائز ڈیوٹی وفاقی حکومت سے ماہانہ بنیاد پر وصول کرتی ہے مگر صوبائی حکومت کو تیل

پر ایکسائز ڈیوٹی حاصل کرنے سے محروم رکھا گیا ہے، مزید برآں مذکورہ ایکسائز ڈیوٹی قابل تقسیم محاصل کا حصہ بھی نہیں ہے۔

(ب) حکومت نے متعدد مواقع اور فورمز پر یہ مسئلہ اٹھایا ہے۔2013 میں سندھ حکومت کے ساتھ صوبائی سیکرٹریز خزانہ کے اجلاس میں یہ مسئلہ اٹھایا تھا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ سندھ حکومت خام تیل کی ایکسائز ڈیوٹی پر ایک جامع رپورٹ تیار کر کے دوسرے صوبوں سے ان تجاویز پر رضامندی حاصل کرنے کے بعد ایف بی آر کے ساتھ شیئر کی جائے۔ حکومت خیبر پختونخوا نے مطلوبہ تجاویز پر یہ رائے دیتے ہوئے کہ ایک ہزار روپے فی بیرل کے حساب سے ایکسائز ڈیوٹی لاگو کی جائے۔ اس کے بعد صوبائی حکومت نے اس مسئلہ کو مشترکہ مفادات کونسل (سی سی آئی) میں اٹھانے کی کوشش کی مگر مشترکہ مفادات کونسل نے اس کو نظر انداز کیا۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے 2017 میں وفاقی وزیر خزانہ کو ایکسائز ڈیوٹی نافذ کرنے پر اپنے تحفظات سے آگاہ کیا مگر اس کو اس لئے ملتوی کر دیا کہ اس کے نفاذ سے تیل کی قیمت بڑھ جائے گی۔ آئین کی مطلوبہ دفعہ کو نافذ کرنے کی پھر کوشش شروع کی گئی جس کے لئے وفاقی حکومت کے ساتھ خط و کتابت شروع ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں Windfall levy لاگو کرنے پر راضی ہو چکے ہیں جو صوبائی حکومت کو ادا کرے گی، تاہم تیل وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی شرح ابھی تک طے نہیں کی گئی اور پیٹرولیم لیوی نافذ ہو گی، جو قابل تقسیم محاصل کا حصہ نہیں ہے۔ قدرتی وسائل کے اضافی ذرائع دریافت ہو رہے ہیں جو وفاقی حکومت کے ساتھ صوبے کے حاصل شدہ حصہ کے لئے اٹھایا جائے گا۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> سپیکر صاحب، میں اگلے والے کوئسچن میں جو ایکسائز ڈیوٹی آن آئل اور گیس ہے، اس پر زیادہ Interested ہوں، میں اس میں صرف ایک پورشن پہ منسٹر صاحب سے ایشورنس چاہتا ہوں کہ یہ جو ڈیٹیل اے ڈی پی سکیمز کی دی گئی ہے، اس میں یہ عشیرئی درہ روڈ ہے، کنسٹرکشن آف عشیرئی درہ روڈ 10 کلومیٹر دیر اپر، یہ ویسے 54 کروڑ روپے کا پورا پراجیکٹ ہے اور اس میں 4 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں، ابھی 10 کروڑ روپے اس میں کنٹریکٹر کی Liability ہے، تو میں منسٹر صاحب سے دو چیزوں پہ ایشورنس چاہتا ہوں، ایک یہ کہ وہ Already in picture بھی ہے کہ اس میں 2 کروڑ روپے اس Quarter میں ریلیز کئے جائیں کیونکہ کنٹریکٹر اس وقت تک کام شروع نہیں کرے گا جب تک ان کی Liability ختم نہیں ہوتی لیکن 2 کروڑ روپے وہ ریلیز کریں اور وہ یہ بتائیں کہ اس پہ تو یہ سکیم مکمل

نہیں ہوئی، یہ پرانی سکیم ہے اس لئے وہ Re-appropriation میں یہ ایشورنس مجھے دیں کہ Re-appropriation کے دوران اس سکیم کو وہ سپورٹ کریں گے، پھر میں آگے والے سوال پہ جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: میرا سپلیمنٹری سوال نمبر 6698 پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو وہی 6698 ہی ہے ناں۔

جناب احمد کنڈی: 6698 وہ جوائنٹ آئل پہ، آئل پہ آگے آرہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ نے Next Question کیا ہے۔

جناب احمد کنڈی: یہ آپ Skip کر گئے ہیں، Skip کر گئے ہیں یہ کوئسچن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 6657، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: آئل والا یہ تھا، ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، 6657 ابھی آپ کا کوئسچن ہے۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، سوال نمبر 6657 وہ اے ڈی پی کے حوالے سے تھا اور آگے والا وہ آئل کے حوالے سے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو میں نے پہلے سوال نمبر 6698 آپ سے کیا، آپ نے اس پہ بات کی، ابھی سوال نمبر 6657۔

جناب عنایت اللہ: نه نه، هغه خو لا شروع شوے نه دے کنه، ګوره جی 6698 چې دے دا د آئل حوالې سره دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو ما تاسو ته کوئسچن کال کړو، 6698 ما کال کړو، نو تاسو سپلیمنټری په هغه بل کښې اوکړه۔

جناب عنایت اللہ: ځه بس زه به په دې باندې بیا خبره اوکړم۔ میں 6698 پہ جاتا ہوں، یہ ہے، آپ نے درست کیا کہ آپ نے اس کو پہلے لے لیا، میرے حساب سے جو مجھے یہاں Important آپ کے سکرین پہ نظر آرہا ہے تو سکرین پہ پہلے مجھے اے ڈی پی والا نظر آرہا ہے تو دوسرے نمبر پر آئل والا نظر آرہا تھا، میں سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ آرٹیکل 161 کے مطابق ایکسائز ڈیوٹی آن آئل اور گیس یہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس ان آرڈر، ہاؤس ان آرڈر۔ارباب جہانداد صاحب، آپ بار بار اشتیاق ارمڑ صاحب سے یہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں، آپ ہمیشہ بچوں کی طرح اٹھ جاتے ہیں، کبھی ادھر اور کبھی دوسری جگہ پر، جی۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، اس میں پہلے پورشن پر ان کا جواب ہے کہ ایکسائزڈیوٹی آن گیس ہمیں مل رہی ہے، ایکسائزڈیوٹی آن آئل ہمیں نہیں مل رہی ہے اور پھر جواب دیا گیا، جواب میں ہم نے یہ مانگا ہے کہ آپ کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟ اس پہ اگر آپ کو یاد ہو تو میرے اور احمد کنڈی صاحب کی ایک جوائنٹ ایڈجرنمنٹ موشن بھی ڈسکس ہوئی تھی کہ سچی بات یہ ہے کہ اس وقت ایوان بالکل خالی تھا اور حکومت کی طرف سے جو ریسپانس تھا، وہ چونکہ Relevant Minister نہیں تھے تو وہ ریسپانس پراپر نہیں تھا، یہ حکومت کی انٹرسٹ ہے، اس میں جب ہم یہ سوالات لاتے ہیں تو اس پہ حکومت کو سپورٹ ملتی ہے اس لئے میں جناب منسٹر صاحب کی توجہ آرٹیکل 154 کی طرف دلانا چاہوں گا جو کہ کونسل آف کامن انٹرسٹ کے حوالے سے ہے، کونسل آف کامن انٹرسٹ آئین کے اندر جو Federal Legislative List Part-II ہے، اس میں جو ایشوز ہیں وہ ایشوز اس میں Raise ہوتے ہیں صوبے کی طرف سے اور کونسل آف کامن انٹرسٹ جب حکومتیں بنتی ہیں تو اس کے Within ninety days اس کی Constitution ہوتی ہے اور اس کے لئے لازمی ہے کہ نوے دنوں کے اندر اندر اس کا ایک سیشن ہو، تین مہینوں کے اندر اس کا ایک سیشن ہو اور اس کے ساتھ ساتھ یہ Proviso دی گئی ہے کہ

"Provided that the Prime Minister may convene a meeting on the request of a Province on an urgent matter.]"

پرائم منسٹر کسی Urgent matter پر کسی ایک چیف منسٹر کی درخواست پہ، اس کی ریکویسٹ پہ کونسل آف کامن انٹرسٹ کا اجلاس بلا سکتا ہے، یہ آرٹیکل 154 کہتا ہے، یہ فورم آپ کا Legitimate forum ہے، آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ ہم نے سندھ گورنمنٹ اور باقی گورنمنٹ کے فنانس سیکرٹریز سے مل کے اس کے لئے کوشش کی، بھائی یہ Legitimate forum نہیں ہے، یہ آپ کا Effective forum نہیں ہے، آپ ایک تو یہ Calculation کریں کہ آپ کے کتنے پیسے بنتے ہیں؟ جب 18th Amendment پاس ہوئی ہے تو 18th Amendment implement ہوئی ہے تو 18th amendment کے Implementation اور Passage کے بعد آپ کے کتنے بقایا جات بنتے ہیں؟ اگر اس کی کوئی Exact value determine ہوئی ہے کہ کس حساب پہ یہ ایکسائزڈیوٹی لگائی

جائے گی؟ تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ جو Legitimate forum ہے، سی سی آئی اس کی ریکوزیشن کیوں نہیں کرتے، اس میں اس مسئلے کو کیوں نہیں لے جاتے، ابھی تک آپ نے اس کو وہاں کیوں نہیں لے گئے ہیں؟ یہ اس پہ منسٹر صاحب ریسپانڈ کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل</u>: جناب سپیکر، یہ بڑا اہم کوسچن ہے لیکن میرا اس میں ضمنی کوسچن یہ ہے کہ جب تیل نکلتا ہے تو اس سے تین چیزیں نکلتی ہیں، ایک Crude oil، دوسری گیس اور تیسری ایل پی جی، میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا صوبائی حکومت کو ابھی تک ایل پی جی میں رائلٹی یا ایکسائز ڈیوٹی ملی ہے یا نہیں ملی؟ مرکز کے پاس آپ کے اربوں روپے بن رہے ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ صوبے کو فائدہ ہوگا اس لئے کہ ہمیں گیس میں بھی مل رہی ہے، تیل پر بھی مل رہا ہے لیکن ایک ہزار ٹن ایل پی جی جا رہی ہے لیکن اس پہ ابھی تک اس صوبائی حکومت نے مرکز کے ساتھ معاملہ نہیں اٹھایا کہ ہمیں ایل پی جی میں بھی اسی طرح ایکسائز ڈیوٹی اور رائلٹی ملنی چاہیئے، میرا ضمنی سوال یہی ہے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بڑا کلیئر ہے Constitution of Islamic Republic of Pakistan میں Under Article 161 (1) paragraph (b) "the net proceeds of the Federal duty of excise on oil levied at well-head and collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidated Fund and shall be paid to the Province in which the well-head of oil is situated.]"، میں فنانس منسٹر صاحب سے صرف یہ کہتا ہوں کہ Oil well-head خیبر پختونخوا میں ہے، خیبر پختونخوا سب سے زیادہ آئل دینے والا صوبہ ہے، میری Calculation کے مطابق جو Average ہے پچاس ہزار بیرل Per day میرے نوشہرہ کے، میرے میلہ کے، میرے امارمزئی کے، میرے چندہ کے، کوہاٹ، بنوں، ٹل کے یہ جو اضلاع ہیں، یہ پچاس ہزار بیرل تیل Per day اس ریاست کو دیتے ہیں، اس کی اگر مالیت نکالی جائے تو وہ دو سو ڈھائی سو ارب بنتی ہے جناب سپیکر، سالانہ دو سو ڈھائی سو ارب کا اس ریاست کو تیل دیتا ہوں اور مانگ کیا رہا ہوں؟ جناب سپیکر، انرجی اینڈ پاور نے جو Calculation کی ہے وہ ہزار روپے فی بیرل، اگر میری پروڈکشن کے ساتھ اس کی Calculation کی جائے تو 50 million per day بنتا ہے، مہینے کا ڈیڑھ ارب روپے

بنتے ہیں، سالانہ اٹھارہ ارب بنتے ہیں جو کہ دس سالوں سے مجھے نہیں ملے، 180ارب کا میرا مقدمہ ہے جناب سپیکر، (تالیاں) میری Calculation ہے اور میں چیلنج کرتا ہوں گورنمنٹ کو کہ میرے ساتھ بیٹھے، یہ انرجی اینڈ پاور کی Calculation ہے، میری Calculation اس سے Different ہے، تو میں کہتا ہوں کہ جو پانی ہمارا Un-utilized جا رہا ہے، وہ بھی تیس سالوں سے، اس کی بھی Calculation کریں، وہ بھی ہے، ہمارے ایک ہزار ارب روپے ریاست کے ذمہ ہے اور ہمیں ان سے توقع ہے جناب سپیکر، یہ جو فنانس منسٹر صاحب ہے، بہت Technically sound, most efficient ہیں، ان کی آواز سنی جاتی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہمیں لیڈ کریں، Way forward نکالیں، یہ دس سالوں سے ہمیں نہیں مل رہا، ان سے سوال ہوا ہے کہ ہمارا کتنا بنتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا نہیں بنتا، جواب دیا۔ جناب سپیکر، نہیں ہمارا بنتا ہے، اس ریاست کے ذمہ 180 ارب روپے میرے بنتے ہیں، آپ کس طرح جواب دے رہے ہیں کہ تیل کے اوپر میرا کوئی مقدمہ ہی نہیں ہے؟ جس طرح نیٹ ہائیڈل کا آپ لکھتے ہیں اور میں ان کو Appreciate کرتا ہوں جو جواب انہوں نے دیا ہے، جس بے بسی کا انہوں نے اظہار کیا اس جواب میں By God یہ بڑا Practically انہوں نے جواب دیا ہے، میں ان کو Appreciate کرتا ہوں، اس بات پہ انہوں نے بجٹ میں بھی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کو Mention کیا جو کہ پچھلی حکومتوں نے نہیں کیا، جہاں پہ یہ اچھا کام کریں گے ہم Appreciate کریں گے لیکن ہم اپنا مقدمہ نہیں بھولیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Concerned Minister, to respond.

<u>وزیر خزانہ</u>: دوبارہ سے میرے خیال میں میں ریکویسٹ کرتا ہوں، I think یہ جو Energy related topics ہیں اور ان کی جو Payments ہیں فیڈریشن سے صوبے کو، میرے خیال میں اس پہ ایک پارلیمینٹری کمیٹی Form کرنی چاہیئے تاکہ ہم ان ایشوز کو پارٹی لائن پہ سمجھیں اور چونکہ صوبے کے انٹرسٹ کا ہے تو اس پہ Push بھی کریں، ان میں سے کچھ آسانی سے Solve ہوں گے، کچھ نہیں ہوں گے لیکن Across the party forum صوبے کے حق میں وہ بن جائے تو اس میں ہم ان کو بریف بھی کر دیں گے اور پھر چونکہ یہاں پہ I don't think کہ کوئی وہ ہوگا، ہم مل کے یہاں پہ صوبے کے لحاظ سے سٹریٹیجی بنا سکتے ہیں کہ صوبے کی ٹیکنیکل پوزیشن کیا ہونی چاہیئے؟ پھر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی جو On oil پر ہے، اس میں Technicality یہ ہے اور یہاں پہ میں چونکہ Practically اور صاف بات کرتا ہوں، پہلی چیز تو یہ ہے کہ گیس اور آئل میں فرق ہے، آئل پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی Determine نہیں

ہوئی ہے، اگر وہ Determine نہیں ہوئی ہے تو بعد میں بقایاجات کی وہ بات نہیں بنے گی، پہلے صوبے کی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی Determine ہو اور میں بتاتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے کیوں Determine نہیں کی اور اس گورنمنٹ کی نہیں ہے، پچھلی گورنمنٹ سے وہ چل رہی ہے، 2010-11 سے 18th Amendment سے چل رہی ہے تو اس لئے نہیں کی کیونکہ جو 18th Amendment کے بعد جو پیسے صوبے کو ملے تو Obviously فنڈنگ کا وفاق میں ایک خلاء آگیا، انہوں نے In this case فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی آن آئل کو استعمال کرنے کے بجائے Petroleum levy اس میں Variation کرکے جو کہ Divisible pool کا حصہ نہیں ہے، اب اس پہ Technically I am sure آپ لیگل مائنڈ سے پوچھیں تو آپ کو دونوں رائے ملیں گی کہ آیا فیڈرل گورنمنٹ وہ Petroleum levy لگا سکتی ہے یا یہ Constitution کی Spirit کے خلاف ہے یا نہیں ہے؟ لیکن فیڈرل گورنمنٹ کو ایک شارٹ فال دی ہے، اس لئے میرے خیال میں یہاں پہ At least technically یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ہم ایک فورم بنائیں جہاں ہم ان ایشوز پہ ڈیپارٹمنٹ سے بھی سنیں کیونکہ ان کے پاس Institutional memory ہے اور پھر With the collective wisdom of the Parliament ہم Input دیں۔ باقی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا فلیگ کرنا ہے اور ایل پی جی پہ بھی فلیگ کرنا ہے، میں ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہتا ہوں کہ اس پہ ایک سمری بنا دے جو چیف منسٹر صاحب کو چلی جائے تاکہ اس کے تھرو سی سی آئی کو ان ایشوز کو Raise کرنے کا پراسیس چلا جائے۔ ابھی دو دن پہلے سی سی آئی کی میٹنگ ہوئی ہے، وہ اگلے نوے دن میں دوبارہ ہوگی، تو I think کوئی ٹائم نہیں ہے، اتنا تو ٹائم بھی لگتا ہے لیکن یہ بڑے Important issues ہیں، اس پہ ہمیں اپنا کیس بنا کے کیبنیٹ کو اور پھر سی سی آئی کو بھیجنا چاہیئے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> منسٹر صاحب، آپ ایک موشن لے آئیں اور اس موشن میں آپ Explain کریں کہ اس کمیٹی کے ممبرز کون کون ہوں گے اور اس کے ٹی او آرز کون سے ہوں گے، آپ اس پہ ایک جوائنٹ موشن بنا لیں تو اس پہ بات کرتے ہیں، آپ ایک موشن لے آئیں اور اس پہ ہم کام کرتے ہیں، اس پہ آپ کو اور سب ممبرز کو وہ سنیں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> یہ میرا سوال ہے تو اس پہ، دیکھیں یہ ایک بڑا Important سوال ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی جی۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو اگر وہ پارلیمنٹری کمیٹی بنانا چاہتے ہیں They should go ahead with it، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، سپیشل کمیٹی ہم بنا رہے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: لیکن Having said it جو آرٹیکل 154 کے تحت کونسل آف کامن انٹرسٹ کا اجلاس بلانا ہے اور چیف منسٹر اس کو ریکوزیشن کر سکتے ہیں، منسٹر صاحب تو ون پوائنٹ پہ بھی ریکوزیشن کر سکتے ہیں، اس لئے منسٹر صاحب نے جو انسٹرکشنز ایشو کی ہیں تو اس کے اندر فنانس ڈیپارٹمنٹ کی Clarity ہو، وہ اپنے لیگل ایکسپرٹس کو بھی سنیں، لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھی سنیں، یہ اتنا Important issue ہے کہ اس ایک ایشو پہ بھی کونسل آف کامن انٹرسٹ کو As per Constitution بلایا جا سکتا ہے، اس لئے یہاں سے ایشورنس دیں کہ یہ اسمبلی کی طرف سے اور اسمبلی کو یہ ایشورنس دیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کے لئے فوری طور پر کیس موو کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: کریں گے جو The reason because of which it`s important کہ ہم کوئی ٹائم لیں۔ یاد رکھیں یہ چیزیں ایک بار جاتی ہیں کونسل آف کامن انٹرسٹ کو، اگر وہ کیس صحیح نہ بنے اور صحیح پراسیس نہ ہو تو آپ کا کیس Hurt ہو جاتا ہے، But یہ فنانس کی طرف سے ایشورنس ہے کہ یہ کیس ان دو ایشوز پہ جائے گا اور وہ کونسل آف کامن انٹرسٹ کے ایجنڈے پہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، جب ایک بات ہو گئی ہے کہ اس پہ ہم موشن لائیں گے تو اس پہ سب بات کریں گے، جلد از جلد اس پہ آپ موشن لے آئیں۔ کوسچن نمبر 6657، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 6657 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2020-21 کے دوران حکومت نے حلقہ پی کے 12 دیر بالا کے لئے سالانہ ترقیاتی منصوبہ پروگرام (اے ڈی پی) میں مختلف منصوبہ جات کے لئے مجموعی طور پر کتنی رقم مختص کی ہے اور مختص شدہ رقوم کی محکمہ وار مالیت کیا ہے؛

(ب) مالی سال 2019-20 کے دوران مذکورہ حلقہ کے لئے سالانہ ترقیاتی منصوبہ پروگرام (اے ڈی پی) میں مختلف منصوبوں کے لئے مختص شدہ رقم میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنی لیپس ہو گئی

ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت گزشتہ مالی سال 20-2019 کی لیپس شدہ رقوم کو رواں مالی سال 21-2020 کے لئے مذکورہ حلقے کو جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): (الف) اے ڈی پی پالیسی کے مطابق ترقیاتی منصوبوں کے لئے حلقہ وار کوئی فنڈ مختص نہیں کیا جاتا، تاہم منصوبہ وار اور محکمہ وار خاص کر ضلع دیر اپر کی تفصیل اسمبلی کو فراہم کی گئی۔

(ب) مالی سال 20-2019 کے دوران دیر بالا کے مختلف منصوبوں کے لئے جاری شدہ فنڈز میں سے خرچ کی گئی رقم کی منصوبہ وار اور محکمہ وار تفصیل اسمبلی کو فراہم کی گئی۔ جہاں تک لیپس فنڈز کی نئے سال میں Revival کا تعلق ہے تو مختص شدہ فنڈز صرف اس مخصوص سال کے لئے تھے۔ مزید برآں محکمہ خزانہ جاری ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈز منظور کردہ پالیسی کے مطابق جاری کرتا ہے، یہاں یہ بات اہم ہے کہ محکمہ خزانہ ترقیاتی منصوبوں کو فنڈز کے جاری کرنے کے عمل کو بہتر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ آئندہ فنڈز کو بروقت جاری کیا جا سکے اور فنڈز کے Surrender کرنے کا خدشہ نہ رہے۔

جناب عنایت اللہ: اس پہ پہلے میں بات کر چکا ہوں، میں نے یہ تفصیل سے پڑھا ہے، اس میں ظاہر ہے ہر سیکٹر کے اندر اور روڈ کے اندر تو میں پیسوں کا مطالبہ نہیں کروں گا کیونکہ ہر جگہ کمی موجود ہے لیکن یہ Specifically ایک روڈ کا میں نے ذکر کیا ہے، یہ میں کئی مرتبہ ان سے مل بھی چکا ہوں، سیکرٹری فنانس سے بھی مل چکا ہوں، چیف منسٹر سے بھی ریکویسٹ کر چکا ہوں، یہ جو عشیرئی درہ روڈ ہے، یہ میری Constituency میں ہے، ابھی تک پورا نہیں ہے، اس میں باجا صاحب کی بھی Constituency ہے، تو میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں دو کروڑ روپے تو پہلے کواٹر میں ریلیز کریں، Already ان کی چار کروڑ موجود ہے اور یہ Promise بھی کریں کہ اگر مارچ کے بعد پھر Re-allocation appropriation ہوگی، یہ انہوں نے خود بھی بجٹ سپیچ کے بعد بھی کہا تھا، تو میں تھوڑا اس پہ ایشورنس چاہتا ہوں، باقی میں اس کو Press نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ خان صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دا سپلیمنټری زه د فنانس منسټر صاحب نه صرف دومره تپوس کوم چې دا تاسو Allocations کړې دی په دې 21-2020 کښې نو دې د پاره ستاسو څه طریقه کار وو؟ طریقه خو هم دا وی چې یا زوړ سکیم وی چې هغه اول Full funded کړی او

Allocationورته برابر اوکړی یا د هغې د Valueمطابق Allocation کیږی۔ د دوئ چې کوم سکیم د15-2014 نه روان دے نو هغې ته ئې150ملین Allocation شوے دے او په دغه چې کوم ئې پیسې کړې دی د18-2017چې کوم سکیمونه چې هغه د نیا زبینو خلقو دی، د هغې هغه Allocation----

جناب ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ خان صاحب، یو منټ، کوئسچنز آور ختم دے، دا دری کوئسچنز پاتې دی، دوه منټه کښې دا ختم کړئ چې دا په کوئسچنز آورکښې راشی جی، زر کوئ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ:جناب سپیکر صاحب، طریقه کار دوئ څه ایښودے وو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ټھیک شو۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: او Allocation دوئ په کومه فارموله باندې کړے دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، زه عنایت خان ته دا ایشورنس ورکوم چې زه ئې سپورټ کوم او ان شاءاللہ پی اینډ ډی ACSته به هم لاړ شو او چیف منسټر ته به هم لاړ شو، باقی Let see, what the process throws up but it looks like a good project and we should try to make sure چې مخکښې کوم Re-appropriation کښې لا سپیس وی نو هغه اوکړو، Sir, how the allocations are done? چې ټکنیکل جواب مې ورکولو نو بیا ئې وئیل چې دا د پی اینډ ډی کار دے، Honestlyدا ډیر کلیئر پالیسئ باندې شوې دی، اے ډی پی پالیسی جوړه ده، د هغې به زه ایم پی اے صاحب ته کاپی ورکړم، په هغې کښې طریقه کار Flexibility چې څنګه کیږی نه کیږی، نو هغه ډائریکشن ورله پکار دے، هغه به هم دوئ پوهه شی او بیا که څه د دوئ ایشوز وی نو زه به ورسره خپله کښېنم، I explain for-----

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 6701، وقار احمد خان صاحب۔ کوئسچنز آور ختم ہوگیا ہے لیکن میں آپ کو دے رہا ہوں، کوئسچنز آور ختم ہوگیا ہے۔

* 6701 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)   موجودہ حکومت نے سالانہ بجٹ اور ضمنی بجٹ میں لائیو سٹاک کی ادویات کے لئے رقم مختص کی ہے؛

(ب)   اگر (الف)   کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i)   کتنی رقم لائیو سٹاک ادویات کے لئے مختص کی گئی ہے، کیا اس رقم سے نیشنل / ملٹی نیشنل کمپنیوں سے خریداری ہو چکی ہے، کمپنیوں کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) کیا محکمہ صحت کی طرح لائیو سٹاک میں بھی ایم ایم سی کا طریقہ کار رائج ہے؛

(iii) آیا مذکورہ خریدی گئی ادویات سے ڈرگ کنٹرولر ریگولیرٹی اتھارٹی نے نمونے حاصل کئے ہیں، تو ان کے ریزلٹ کی رپورٹ کی تفصیل فراہم کی جائے، اگر نہیں تو ان ادویات پر خطیر رقم کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت ولائیو سٹاک):</u>   (الف)   جی ہاں۔

(ب)   لائیو سٹاک کی ادویات کی خریداری کے لئے مالی سال 20-2019 کے لئے 10 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس کو بروئے کار لاتے ہوئے ادویات خریدی جا چکی ہیں۔ جن کمپنیوں سے خریداری کی گئی ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ انٹرنیشنل فارمہ لیبز، سوٹ نمبر 16 پہلی منزل ذوالقرنین چیمبر گنپت روڈ لاہور۔

2۔ ملارد فارماسوٹیکل Pvt-Ltd ضیاء لاج جناح ٹاؤن ڈسٹرکٹ جیل روڈ ملتان پاکستان۔

3۔ ڈیسنٹ دفارماسوٹیکل Pvt.Ltd سی اے 240 ,7th روڈ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

4۔ ایوسینا لیبارٹری A 24 گراؤنڈ فلور، ملک ٹاور پجگی روڈ پشاور۔

5۔ نوبل مارما سوٹیکل Pvt.Ltd ,10-KM اولڈ انڈسٹریل اسٹیٹ ایریا، میر پور آزاد جموں کشمیر پاکستان۔

6۔ زکفس فارماسوٹیکل 10-KM.Pvt.Ltd سندر رائیونڈ روڈ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور۔

7۔ اتابک فارما، اسلام آباد۔

8۔ سٹار لیبارٹریز، لاہور۔

9۔ لیڈز فارما، اسلام آباد۔

10۔ پرکس فارما، پلاٹ نمبر 5، فارما سٹی 30-KM، ملتان روڈ، لاہور۔

11۔وائی میٹس فارماسوٹیکل PVt, Ltd سوٹ 06 ابرار بزنس سنٹر 25 مین وحدت روڈ لاہور، پاکستان۔

12۔انٹرویک 113/3 علامہ اقبال، روڈ گھڑی شاہو، لاہور۔

13۔منہیٹن 209/3B، سیکٹر 5، گرین بیلٹ کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔

14 بارک فارما، سوٹ نمبر 105، فرسٹ فلور، انعم اسٹیٹ 40-d اے ایچ ایس، مین شاہراہ فیصل کراچی۔

15۔انشال فارما پلاٹ نمبر 2، سٹریٹ SS-2 نیشنل انڈسٹریل زون، روات، اسلام آباد۔

جناب قاراحمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، د دې سوال نه خو نور زه مطمئن یم جی خو په د بکښې په دې د ویم جز کښې چې دا د ایم سی سی دا طریقه کار دے نو ما وئیل که منسټر صاحب په دې باندې لږه رڼرا واچوی چې یره دا که په دې کښې رائج شې او بل دا لیبارټری چې کوم ټیسټونو د پاره دغه لیږلے دے نو په سوال کښې وئیلی چې جواب شته خو جواب ورسره نشته، نو دې ډیپارټمنټ ورسره دغه نه دے ورکړے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Mahibullah Khan Sahib.

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت ولائیو سٹاک): شکریه جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو زه د وقار خان ډیر انتهائی مشکور یم چې هغه د جواب نه مطمئن دے، چونکه دوئ د لائیو سټاک ډیپارټمنټ د دوایانو د اخستلو خبره په دې سوال کښې کړې ده چې څومره دوایانی اخستلې شوې دی او هغه په کوم طریقه باندې د هغې ټینډرنګ رولز څه دی؟ چونکه دوئ د ایم سی سی رولز خبره کوی، هیلتھ ډیپارټمنټ چونکه په هغې باندې کار کړے دے، هغه ډائریکټ چې کوم هائی کوالټی والا دوایانې تیاروی نو هغوی ډائریکټ هغه شارټ لسټ کوی او هغه مطلب دا چې د هغوی نه پرچیز کوی، چونکه زمونږه طریقه لږه شانتې بدله ده، مونږه د KPRA رولز کوم چې دلته کښې په کے پی کښې رائج دی، د هغې په تهرو مونږه د هغې د پاره یو ټینډر لګوؤ او هغه ټینډر چې کوم دے د هغې د پاره پری کوالیفیکیش اوشی او هغه د اردو او انګلش څومره چې اخبارات دی، په هغې کښې هغه شائع شی او د هغې نه بعد چې څومره هم نیشنل اور ملټی نیشنل کمپنیانې دی، هغه ټولې د پری کوالیفکیشن د پاره هغه راشی او هغوی د ډرګ ریګولیټری اتھارټی آف پاکستان سره رجسټرډ وی او هغوی ته لائسنسونه ملاؤ

وی نو د هغوی بیا یو کمیټی جوړه شی او هغه کمیټی بیا Furtherد هغه کمپنیانو چې د هغوی څومره هم فیکټریانې وی، د هغې معائنه اوکړی چې آیا دا خو چرته ډیفالټر خو نه دی یا چرته مطلب د ټیکس نادهنده ګان خو نه دی؟ ټوټل د هغوی هغه رولز چې کوم دی هغه اوګوری، بیا د هغې د پاره دوباره په هغې کښې شارټ لسټنګ اوشی چې کوم کمپنیانې کمیټۍ Proposeکړې وی چې دا دا کمپنیانې چې کوم دی د پاکستان نیشنل یا ملټی نیشنل څومره هم چې هغې ته راغلې وی، د هغې نه بعد جناب سپیکر، بیا یو دویم اشتهار اولګی چې هغه د ریټس د پاره وی او کوم ریټ چې لګی د هغې د پاره بیا د مختلف ډسټرکټس نه د هغوی د Need basis باندې کوم ځائې کښې، په کوم ډسټرکټس کښې چې څومره هم بیماریانې وی د هغې بیماریانو مطابق ډیمانډ د هر ډسټرکټ نه راشی او بیا د پرچیز د پاره مطلب دویم ډیمانډ بیا د هغې د پاره یو بل اشتهار اولګی، بیا د هغې چې کوم E-tenderingپه کومه طریقه باندې کیږی د هغې ریټس او ورسره کوم Doseهغه دوائی چې په لفافو کښې بند راشی او هغه کهلاؤ شی نو هغه اوکتلے شی نو که په هغه دوایانو کښې چې د کومو دوایانو په بنه کوالټۍ کښېLowest rate د چا هم وی نو بیا مونږ د KPRA rule ته ځو نو بیا د هغې سلیکشن اوشی او هغه چې کله سلیکټ شی نو د هغې هغه لسټ بیا د اعتراضاتو د پاره تقریباً زما خیال یوه هفته یا دوه بیا اخلی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لږ شارټ کړئ جی، ټائم ختم دے، شارټ ئې کړئ۔

<u>وزیر زراعت ولائیوسٹاک</u>: جی؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لږ ئې شارټ کړئ، شارټ۔

<u>وزیر زراعت ولائیوسٹاک</u>: بس دغه د دې جواب دے نور که هغوی څه وائی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ټهیک شوه جی۔ کوئسچن نمبر6702،جناب وقار احمد خان صاحب۔

* 6702_ <u>جناب وقار احمد خان</u>: کیاوزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خوازہ خیلہ میں بھینسوں کاایک فارم موجود ہے جبکہ سوات کے کسی بھی علاقے میں گائیوں کافارم موجود نہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مٹہ، کبل، شموزئی یا کسی اور جگہ میں کب تک گائیوں کا فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت ولائیوسٹاک): (الف) جی نہیں۔

(ب) موجودہ حکومت کا سال 21-2020 میں کسی بھی گائے کے فارم کا کوئی منصوبہ مذکورہ علاقوں میں زیر غور نہیں ہے۔

جناب وقار احمد خان: ما خو جی د ډیری فارم تپوس کړے وو او دوئ وائی نشته، اوس به منسټر صاحب دا اووائی چې هلته کښې خو د میبنو یو ډیری فارم شته چې هغه د څه په باره کښې دے؟ نو نور خو زه مطمئن یمه خو چې منسټر صاحب د هغې لږ وضاحت اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ خان صاحب۔

وزیر زراعت ولائیوسٹاک: زما آنریبل ممبر جناب وقار خان تپوس کړے دے چې آیا یہ درست ہے کہ خوازہ خیلہ میں بھینسوں کا ایک فارم موجود ہے یا نہیں؟ نو خوازه خیله کښې Alreadyنشته چونکه مونږه په تیر Tenureکښې زمونږه په پاکستان کښې تقریباً کوم Buffalosچې دی په هغې کښې یو کنډی نسل دے، یو رانی، یو نیلی راوی دے او یو زمونږ د کے پی اوریجنل نسل دے، هغه سوات کښې ازاخیلی Buffalos هغې ته وائی نو د هغې د کنزرویشن د پاره بیا مونږه تیر گورنمنټ کښې یو پراجیکټ راوړے وو او هغه مونږه په چارباغ کښې جوړ کړے دے چونکه دوئ مونږ ته په خوازه خیله کښې د نشت خبره څکه کړې ده چې په خوازخیله کښې هغه نه دے په چارباغ کښې بهر حال جوړ دے، هغه د ازاخیلی Buffalos د کنزرویشن د پاره دے چې هغه یو ډیر زبردست نسل دے، زمونږه د خیبر پختونخوا خپل ذاتی نسل دے، د هغې د کنزرویشن د پاره چې کوم دے په هغه ځائې کښې هغه جوړ کړے دے او په هغې کار شروع دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ کوئسچن نمبر 6762، میاں نثار گل صاحب۔

* 6762 _ میاں نثار گل: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کرک میں بنجر زمینوں کو ہموار کرنے کے لئے سبسڈی ریٹ پر زمینداروں کو بلڈوزر دیئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے 2018 تک ضلع کرک میں جن جن زمینداروں کو بلڈوزر دیئے گئے ہیں، ان کے نام، گاؤں کا نام اور دیئے گئے، گھنٹوں کی تفصیل ایئر وائز الگ الگ فراہم کی جائے؟

<u>جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت و لائیو سٹاک):</u> (الف) اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجنیئر بنوں کے دفتر کے ذریعے سال 14-2013 سے 19-2018 تک منصوبہ "صوبہ خیبر پختونخوا میں چھوٹے زمینداروں کے لئے زمین کی ہمواری" / "صوبہ خیبر پختونخوا میں قابل کاشت زمین کی ہمواری اور بحالی" کے منصوبے سے فائدہ حاصل کرنے والے زمینداروں کی فہرست:

نمبر شمار	زمیندار کا نام / پتہ	جتنے گھنٹے کام کیا گیا
	سال 14-2013	
1	گل رشید خان ولد شائستہ خان سکنہ سورڈاگ، ضلع کرک	110 گھنٹے
	سال 15-2014	
2	عبدالرحیم خان ولد زرین خان سکنہ سورڈاگ ضلع کرک	135 گھنٹے
3	آصف قیوم ولد عبدالقیوم سکنہ سورڈاگ ضلع کرک	50 گھنٹے
4	یاسر قیوم ولد عبدالقیوم سکنہ سورڈاگ ضلع کرک	50 گھنٹے
	سال 16-2015	
5	محمد رحیم ولد گل رحیم گاؤں زراکنڈی تحصیل تخت نصرتی ضلع کرک	100 گھنٹے
	سال 17-2016	
	سال 18-2017	
6	محمد ابراہیم ولد محمد امان گاؤں آمیری کلاں ضلع کرک	145 گھنٹے
7	ناصر قیوم ولد عبدالقیوم سکنہ سورڈاگ ضلع کرک	150 گھنٹے
8	عبدالقیوم ولد عبدلغلام سکنہ سورڈاگ ضلع کرک	50 گھنٹے

9	میر محمد ولد بادشاہ خان گاؤں آمیبری کلاں ضلع کرک	110 گھنٹے
10	محمد اسماعیل ولد گل جانان سکنہ ٹوپی، ضلع کرک	50 گھنٹے
11	محمد کریم ولد گل جانان سکنہ ٹوپی، ضلع کرک	
سال 2018-19		
12	انور قیوم ولد عبدالقیوم سکنہ سورڈاگ، ضلع کرک	145 گھنٹے
13	کاشف قیوم ولد عبدالقیوم سکنہ سورڈاگ، ضلع کرک	145 گھنٹے

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ٹائم بھی Off ہے، اگر آپ کا موڈ ٹھیک ہو تو یہ بڑا Sensitive سوال ہے تو میں اس پہ تھوڑا ڈیبیٹ کروں گا، پھر آپ کہیں گے جلدی بولیں کیونکہ سوال بڑا Sensitive ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال کا جواب تو آپ کو مل گیا ہے، اگر اس پہ آپ کو سپلیمنٹری سوال کرنا ہے تو پوچھ لیں۔

میاں نثار گل: سر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع کرک میں بنجر زمینوں کو ہموار کرنے کے لئے سبسڈی ریٹ پر زمینداروں کو بلڈوزز دیئے گئے ہیں، جی ہاں۔ پھر لکھا ہے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے 2018 تک ضلع کرک میں جن جن زمینداروں کو بلڈوزز دیئے گئے ہیں، گھنٹوں کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؟ جناب، ضمنی سوال یہ ہے کہ لکھا گیا ہے کہ اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجنیئر بنوں کے دفتر کے ذریعے جناب سپیکر، میں کرک کا رہنے والا ہوں، ڈسٹرکٹ کرک ہے اور ڈویژن میرا کوہاٹ ہے، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرا ایگریکلچرل ڈویژن بنوں میں کیوں ہے؟ دوسرا آپ ذرا دیکھ لیں 2013-14 میں پورے سال کے لئے ہمیں اس زرعی انقلاب میں ہمارے ضلع کے لئے صرف 110 گھنٹے دیئے گئے ہیں پھر 2014-15 میں ہمیں 235 گھنٹے دیئے گئے ہیں اور 2015-16 میں 100 گھنٹے دیئے گئے۔ جناب سپیکر، آپ ذرا دیکھ لیں سیریل نمبر 2، 3 اور 4، ایک ہی نام، سیریل نمبر 7 اور 8 ایک ہی نام، ایک ہی زمیندار، ایک ہی گاؤں، سیریل نمبر 12 اور 13 ایک ہی نام، ایک ہی زمیندار، ایک ہی گاؤں، میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ آپ ذرا بتائیں کہ ایک ہی گاؤں میں، ایک ہی خاندان میں چھ سال میں کتنے گھنٹے بلڈوزر چلا ہے؟ اس سے آیا پورے ڈسٹرکٹ کرک میں زرعی انقلاب

آئے گا، آیا ہماری زمینیں آباد ہوں گی؟ جناب سپیکر، یہ بالکل کلیئر سوال ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے، اس میں ضلع کو بھی فائدہ ہو گا اور ساروں کو بھی فائدہ ہو گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، شارٹ اس لئے کریں کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے، میں نے پھر بھی آپ کو ٹائم دے دیا، کنسرنڈ منسٹر ریسپانڈ کریں جی، ٹائم ختم ہے۔۔۔۔۔

جناب منور خان: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، ایک منٹ میں کریں، ایک منٹ سے اگر سیکنڈ بھی اوپر ہوا تو میں بند کر دوں گا۔

جناب منور خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں یہاں پہ منسٹر ایگریکلچر کو Appreciate کرتا ہوں کیونکہ جس علاقے سے میرا تعلق ہے، لکی مروت سے اور اس ایگریکلچر سٹاف نے جو ٹڈی دل کی جو آفت آئی ہے اس لئے میں یہ کوئسچن آپ سے کر رہا ہوں کہ اس کے سٹاف ایگریکلچر سٹاف صبح کی نماز سے پہلے یہ لوگ جایا کرتے تھے اور ٹڈی دل کا خاتمہ کیا اور رہ گیا یہ کوئسچن گھنٹوں اور بلڈوزر کا، تو میں اس کی کارکردگی سے بالکل Satisfied ہوں اور میرے حلقہ لکی میں جیسے نثار گل صاحب کہہ رہے ہیں کہ کرک ڈسٹرکٹ میں نہیں ہے تو میرا ابھی یہی مسئلہ ہے کہ میرا ایگریکلچر آفس وہ بھی بنوں میں ہے، تو میں بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ کم از کم وہ بھی لکی میں کر دیں، باقی میں تقریباً اس کی کارکردگی سے بڑا Satisfied ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ خان صاحب، آپ ریسپانڈ کریں، باقی ختم ہو گیا ہے۔

وزیر زراعت و لائیو سٹاک: شکریه جناب سپیکر، زه د میاں نثارگل صاحب او بیا ورسره د منور خان صاحب ډیر زیات انتهائی مشکور یم، چونکه د 2013 نه تر2018 پورې میاں نثارگل خان خبره کړې ده، زه لږ شانتې په ایگریکلچر باندې لږ شانتې که تاسو ماله لږ ټائم راکړئ، هغه ضروری هم ده چې زه په فلور باندې دا خبره اوکړم، کوم زمونږه ټوټل معزز ممبرز چې ناست دی او په 2019 کښې زمونږه گورنمنټ قائم شوے دے نو وزیراعظم جناب عمران صاحب هغه یو نیشنل ایگریکلچر ایمرجنسی ډیکلیئر کړې وه او 100 days plan هغوی مونږه ته راکړے وو چې په هغې کښې ټوټل د ستر ساله ریکارډ او ټومره چې په

ایگریکلچر باندې کار شوے دے ، هغه کارکردګی تاسو رااوباسئی، د هغې په رنړاکښې د 100 days مطلب دا چې تاسو د5 years plus د 10 years plan جوړ کړئ۔ جناب سپیکر، د هغې چې مونږه کله موازنه اوکړه او هغه سترساله ریکارډ رااویستلو نو د ایگریکلچر ډیپارټمنټ باندې ټوټل په کے پی کښې تقریباً44 ارب روپئی خرچ شوې وې، په هغې کښې چې کوم مونږه نوی پراجیکټس راوړل،PSDP plus،زه د خپل فنانس منسټر او د خیبر پختونخواد ګورنمنټ هم انتهائی مشکور یم چې په هغې کښې مونږه ډیر زیات تقریباً11 پراجیکټ راوړل او هغې کښې د ایگریکلچر ہرسائټ زمونږه چې څومره هم ونګز دی،هغه مونږه چې کوم دے هغه مد نظر رکھتے هوئے هغه پروګرامونه مونږه جوړ کړل او په هغې کښې لکه څنګه چې نثار ګل خان وائی د دوئ ساؤتھ دغه ریجن چې کوم دے ، د ټنل نه هغه خوا ، دې ته بارانی ایریا وئیلې کیږی او دا تقریباً اوچه زمکه ده، نو مونږ مختلف قسم پراجیکټس په هغې کښې راوړی دی چې په هغې کښې یو پروګرام دے National Program for Enhancement of Command Area of Small Dams And Mini Dams in Khyber Pakhtunkhwa، په هغې کښې زما خیال دے چې ټوټل، کله چې ایگریکلچر انجنیئرنګ جوړ شوے دے ، زما خیال دے چې هغوی به څومره پیسه خرچ کړې وی، هغه ما ته پته نشته خو دې ټائم کښې مونږهMerged Areas Plusمطلب دا دے چې کوم زمونږه ساؤتھ ریجن دے او بارانی ایریا ده، د هغې د پاره مونږه 665 ملین روپئ څه تقریباًد دې نه جوړیږی او ایک ارب ساٹھ کروړ د اے آئی پی د پاره چې ساٹھ کروړروپئی دی نو تقریباًد دې نه جوړیږی دو ارب چې لینډ لیولنګ د پاره مونږه راوړی دی او ان شاءالله هغه کوم چې د سرسبزپاکستان او د ګرین پاکستان خبره کیږی او د ایگریکلچرډیپارټمنټ د Priority خبره کیږی نو هغه د خان صاحبPriorityده، نو د هغې په رو سره مونږه ډیر زیات انتهائی پروګرامونه راوړی دی چې په هغې کښې د دغه بارانی ایریا چې کوم واټر کنزرویشن دے ورسره پلس Soil conservation دے، کوم چې زمونږه بارانونه کیږی بارانی ایریا باندې، هغه Soil ضائع کیږی او د هغې کمانډ ایریا چې کوم څومره هم ده نو ان شاءالله د هغې لیولنګ او د هغې بنجر زمکه چې کوم ده، چونکه یوه خبره زه ستاسو په دغه کښې راولم چې د دې هاؤس په دغه

کبنې چې د کے پې ټوټل لینډ چې کوم دے هغه دو کروړچھ لاکھ څه Above Acre زمکه ده، په هغې کبنې بیا چې څومره بنجر اراضی ده، هغه تقریباً32لاکھ ده، بیا بارانی ایریا زمونږ سره تقریباً 20لاکھ ایکړ ده او بیا چې زمونږ سره Irrigated Areaده نو هغه تقریباً22لاکھ ایکړده نو زما خیال دے چې دې ګورنمنټ کبنې مونږه د دغه32لاکھ د پاره ډیر زیات انتهائی زبردست دغه کړې دی او د هغې د پاره د واټر منیجمنټ پلس Soil Conservation, Agriculture Engineering پروګرامونه راؤړی دی او زه یو خبره د میاں نثار ګل خان په علم کبنې او ورسره پلس د دې خپل هاؤس په دغه کبنې راولم چې د دې خیبر پختونخوا چې کله هم دا صوبه آباده شوې ده او زمونږه د اوبه خور سسټم څومره دے او هغه سټیټسټکس چې څومره هم رپورټ دے نو په هغې کبنې 75 هزار واټر کورسز کوم چې واړه لائننګ دی د اوبو د پاره، د ایګریکلچر ډیپارټمنټ د لاندې چې کوم راځی نو هغه زمونږسره 75 هزار واټرکورسز دی خو د بدقسمتئ نه چې دا یو Neglected Departmentپاتې کیدو او یو Ignored Departmentپاتې کیدو په وجه باندې په ستر سال کبنې مونږ ایله دغه سفر مخکبنې ته طے کړے دے چې په هغې کبنې مونږه صرف 25 هزار واټر کورسز چې کوم دی هغه مونږه پخته کړی دی۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده جی۔

وزیر زراعت ولائیو سٹاک: زه اوس دې هاؤس ته، خپل ټول معزز ممبرز ته دا یقین دهانی ورکوم چې دې څلور پینځه کاله کبنې به ان شاءالله مونږه 32 هزار واټر کورسز به مونږه پخته کوؤ او55ارب روپئی به په هغې باندې مونږه لګوؤ، نو هغې کبنې به د ټولو مسائل تقریباً تقریباً حل شی۔ ډیره مننه ،مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یوجی، تھینک یو۔آئٹم نمبر۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، ما دا وئیل غوښتل چې۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټائم ختم دے جی، سوال تاسو کړے وو، تاسو نور منسټر صاحب سره کبښنئ جی۔ تاسو نور منسټر صاحب سره کبښنئ، منسټر صاحب، تاسو

دوئ سره کښېنئ جي او چې څه مسئله وي نو دا ورله حل کړئ۔ منسټر صاحب، تاسو به دوئ سره کښېنئ او چې څه مسئله وي هغه ورله حل کړئ جي۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 6277، سراج الدین صاحب، Lapsed، کوئسچن نمبر 6275، سراج الدین صاحب، Lapsed۔

6277 _ جناب سراج الدین: کیاوزیرامداد، بحالی وآبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) سال 20-2019کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اس کی ضلع وار مالیت کیا تھی؛

سال20-2019کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لیےاے ڈی پی میں مختص شدہ فنڈز سے کتنی رقم ریلیز ہوئی اوراس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی لیپس ہوئی، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز رواں مالی سال21-2020 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل اے ڈی پی میں محکمہ کیلئے مختص رقوم کی بھی ضلع وار مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمد اقبال (وزیر امداد، بحالی وآبادکاری): (الف) سال20-2019 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کو2282.000 ملین رقم فراہم کی گئی۔ ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) سال20-2019کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لیےاے ڈی پی میں مختص شدہ فنڈز کی ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ رواں مالی21-2020 میں محکمہ کو 4578.000 ملین رقم اے ڈی پی میں مختص کی گئی ہے جس میں ریلیز ابھی باقی ہے۔ ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

6275 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ

(الف) سال20-2019کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اس کی ضلع وار مالیت کیا تھی؛

(ب) سال20-2019 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لیےاے ڈی پی میں مختص شدہ فنڈز سے کتنی رقم ریلیز ہوئی اوراس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی لیپس ہوئی، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز رواں مالی سال21-2020کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل اے ڈی پی میں محکمہ کیلئے مختص رقوم کی بھی ضلع وار مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں کل 32 منصوبوں کو شامل کیا گیا، جن میں 15 منصوبے صوبہ خیبر پختونخوا اور 17 منصوبے ضم شدہ اضلاع کے تھے ان منصوبوں کے لیے کل رقم 650.657 ملین مختص کی گئی تھی۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے 15 منصوبوں کے لیے 388 ملین جبکہ ضم شدہ اضلاع کے 17 منصوبوں کے لیے 262.657 ملین روپے رکھے گئے تھے۔

(ب) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے اے ڈی پی میں 650.657 ملین مختص کئے گئے تھے، جن میں سے 381.280 ملین روپے ریلیز کئے گئے تھے۔ ان میں جاری کردہ کل رقم خرچ کی گئی اور کوئی رقم لیپس نہیں ہوئی۔ ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

موجودہ مالی سال 2020-21 میں کل 29 منصوبوں کے لیے اے ڈی پی میں 734.000 ملین روپے رکھے گئے۔ جن میں نئے 19 جاری منصوبوں کے 456.999 ملین روپے مختص ہے اور 10 نئے منصوبوں کے 277.001 ملین روپے مختص ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: 'Leave applications' : محترمہ رابعہ بصری صاحبہ ایم پی اے، 11 اگست کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا، ایم پی اے 11 اگست کے لئے، سید اقبال میاں صاحب، ایم پی اے، 11 اگست کے لئے، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ ایم پی اے، 11 اگست کے لئے، محمد نعیم خان صاحب ایم پی اے ،11 اگست کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے، 11 اگست کے لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب ایم پی اے، 11 اگست کے لئے، جناب امیر فرزند خان صاحب ایم پی اے، 11 اگست کے لئے، جناب شاہ فیصل خان ایم پی اے، 11 اگست کے لئے جناب عبدالکریم خان صاحب ایم پی اے، 11 اگست کے لئے، جناب آصف خان صاحب صاحب ایم پی اے، 11 اگست کے لئے:

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، زہ یو خبرہ کول غواړم جی چې---

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر قانون: سر، زما دا ریکویسٹ وو چې دا کوم آئٹم نمبر 8 تا 13 چې دی، دا ما ریکویسٹ کړے وو اپوزیشن ټولو ته، زما کولیګزدی چې دا اول اوشی نو آرډر

آف دی ډے کښې لږ شانتې زما ریکویسټ وو، هغې نه پس خیر دے نور به بیا اوشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، دا چې واخلو نو دې نه پس به بیا زه ستاسو پوائنټ آف آرډر واخلم جی۔

وزیر قانون: سر، په دې باندې دوه منټه لګی، ټول دوه منټه پرې لګی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټھیک شوه جی۔

جناب سردار حسین: ټھیک ده جناب سپیکر صاحب۔

وزیر قانون: سر، اجازت دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، زه ئی درته وایمه۔

وزیر قانون: دوه منټه سر، دوه منټه-

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ٹرسٹ مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8. Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa. Trust Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘ Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 118 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 118 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 118 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبرپختونخواٹرسٹ مجریہ2020کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Law, on behalf of the Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust Bill, 2020 may be passed.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust Bill, 2020 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. Items No. 10 and 11: Minister for Agriculture.

وزیرقانون: سر، زہ ئې کوم۔

مسودہ قانون(ترمیمی)بابت خیبرپختونخواکوآپریٹوسوسائٹیز مجریہ2020کازیرغورلایاجانا

Mr. Deputy Speaker: Yes. Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 22 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کوآپریٹو سوسائٹیز مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, on behalf of the Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

(The motion was carried)

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا وقف جائیدادیں مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12 and 13: Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 11 may stand part of the Bill?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 11 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

وزیر قانون: سر، ایجنڈا پر جائیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا وقف جائیدادیں مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Waqf Properties (Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسئلہ استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پریویلج موشنز: مسٹر محمد شفیق آفریدی، ایم پی اے، آئٹم نمبر 5۔ ایڈیشنل ایجنڈا ڈیفر ہے۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Shafique Afridi, MPA, to please move his privilege motion in the House

جناب محمد شفیق آفریدی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کے نوٹس میں ایک اہم بات لانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت میں روڈ کی تعمیر میں تجاوزات کا انسپکشن کرنے کے لئے میرے ساتھ ایکسئین ہائی وے اور ایس ڈی او متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے وزٹ کے لئے گئے تھے، جس وزٹ کے لئے ہم جارہے تھے تو ہمارے حلقہ کے جو ایم این اے ہیں انہوں نے ان لوگوں کو منع کیا لیکن وہ پھر بھی میرے ساتھ چلے گئے، وہاں پر روڈ میں بہت اہم ایشوز تھے، پھر اس کے بعد اس نے سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو پر پریشر

ڈالا کہ اس کا ٹرانسفر کر دیا جائے تو ایم این اے کے دباؤ کے اوپر سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے ایس ڈی او کا تبادلہ کیا جس پر میں بذات خود سیکرٹری صاحب کے آفس میں دو تین دفعہ گیا اور میں نے بذات خود اس سے ریکویسٹ کی کہ ان کا تبادلہ نہ کریں کیونکہ یہ میرے ساتھ وزٹ پر تھے اور یہ ایک صوبائی ڈیپارٹمنٹ ہے مگر سیکرٹری صاحب نے وہ تبادلہ کر دیا اور اس کو کینسل نہیں کیا، جس پر نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ سیکرٹری صاحب نے میری وجہ سے اس کا ٹرانسفر کر دیا ہے کہ وہ میرے ساتھ وزٹ پر گئے تھے، اس لئے میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میری جو پریویلج موشن ہے متعلقہ کمیٹی کے حوالے کی جائے اور میری تو ایک یہ ریکویسٹ ہے کہ ایس ڈی او کا ٹرانسفر منسوخ کیا جائے اور سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میں ہمیشہ سے یہ کہتا ہوں کہ ہاؤس میں کوئی بھی آنریبل ممبرز پریویلج لاتے ہیں تو خواہ ان کا تعلق اپوزیشن سے ہو یا ان کا ٹریژری سے ہو تو وہ ہمارے لئے بہت زیادہ اہم ہوتا ہے کیونکہ یہاں پر ایک ممبر کی جو سٹیٹس ہے یا ایک ممبر جو مینڈیٹ لے کر اس ہاؤس میں الیکٹ ہو کر آتا ہے تو وہ بہت مقدس ہوتا ہے وہ مینڈیٹ اور پھر یہ ہاؤس یہ سب سے بڑا فورم ہے اس صوبے کا اور اس ہاؤس میں جو بھی ممبر بیٹھتا ہے تو اس کا ایک Right, he or she has a right کہ جو بھی سول سرونٹس ہیں یا جو بھی سرکاری افسران ہیں، وہ اس کے Feed back کو بھی سنیں اور اس کے ساتھ اچھے رویئے سے بھی پیش آئیں کیونکہ وہ ذاتی کام کے لیے تو نہیں جاتا، حلقے کے لوگوں کے لئے، عوام کے کاموں کے لیے جاتے ہیں، تو سر، میں نے تو آنریبل ممبر سے سیشن سے پہلے بھی جب مجھے پتہ چلا کہ وہ پریویلج موشن موو کرنا چاہ رہے ہیں تو میں نے ان سے ریکویسٹ کی تھی کہ چونکہ یہ ایس ڈی او جو آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو واپس لے آئیں، وہ وہاں پر اچھا کام کر رہا تھا تو میں نے کہا کہ میں سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو سے خود بات کر لوں گا اور یہ ایشو میں Resolve کروا دوں گا لیکن وہ Insist کر رہے تھے ابھی انہوں نے پیش بھی کر دی تو ہم ضرور ایک Respect ہے تو Because he is an honourable Member of this House تو جناب سپیکر، اس کو اگر آپ کمیٹی میں بھیج دیں تو اگر ان کے کچھ ایشوز ہیں تو وہ کمیٹی میں ڈسکس ہو جائیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honorable Member, may be

referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

جناب منور خان: جناب سپیکر، میں ایک بات کر لوں، ایک منٹ سر، بس ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر آف دی ڈے لے لوں گا تو سب کو موقع دوں گا ان شاء اللہ۔

جناب منور خان: سر، بس ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسے نہیں، ایسے ہاؤس نہیں چلا سکتے، میڈم نگہت اور کزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میری بیس سالوں میں یہ دوسری پریولج موشن ہے، میں کبھی ایک دفعہ جب سپیکر صاحب کی گاڑی سے ہائی وے پہ جھنڈا انہوں نے وہ بیریئر نیچے کیا تو ایک میں اس پہ لے کر آئی تھی لیکن یہ اب ملازمین کی بات ہے تو یہ میری پریولج موشن بھی ہے تو میں اس کو پڑھتی ہوں۔

جناب سپیکر، یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ صوبائی محکمہ ایڈمنسٹریشن نے رہائش گاہوں کو غیر قانونی الاٹمنٹ کے سلسلے میں اس ایوان کو غلط انفارمیشن دے کر اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا، متعلقہ افسران میں اسٹیٹ آفیسر خاص طور پر اسمبلی کے احکامات کے باوجود لوگوں کو ناجائز اور غیر قانونی طریقوں سے حراساں کر رہا ہے۔ پشاور کی زیادہ تر سرکاری رہائش گاہیں خالی پڑی ہیں اور بعض افسران صوبے کے دوسرے اضلاع میں تبادلے کے باوجود ان کو سرکاری گھر الاٹ کئے ہیں جس کی نشاندہی بھی کی گئی ہے لیکن ہائی کورٹ کی آڑ میں من پسند افراد کو ابھی تک کوئی نوٹس بھی نہیں دیا گیا، لہذا اس مسئلے کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو یہاں پہ بتانا چاہتی ہوں کہ 244 گھر ہیں جو کہ الاٹ ہوئے ہیں اور ان میں سے 120 گھر کسی کو بھی Allot نہیں ہوئے ہیں، ہمیں بالکل اندھیرے میں رکھا ہوا ہے اور ہم سے جھوٹ بولا ہے اور یہ تمام گھر غیر قانونی طور پہ سینیئر بیوروکریٹس کو الاٹ ہوئے ہیں، اس کی مثال میں آپ کو دوں گی جناب سپیکر صاحب، کہ ایک گھر ہے جو کہ ایک کنال کا تھا اور اس کو کیپٹن صاحب کے نام پہ ایک بیوروکریٹ ہے، اس کے نام پہ الاٹ کیا گیا اور اس کی رہائش گاہ یعنی حیات آباد سے اس کا گھر کینسل کیا گیا اور اس کو خیبر روڈ پہ یعنی اس کو چار کنال کا گھر بھی دیا گیا اور اس پہ 60 لاکھ روپے ہمارے

صوبے کا جو پیسہ ہے وہ اس رہائش گاہ کی تزین و آرائش پہ لگایا گیا۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ 244 میں سے تقریباً35 کینسل شدہ گھر دوبارہ سینیئر بیوروکریٹس کو غیر قانونی طور پر یعنی اگر حیات آباد سے گھر کینسل ہو جاتا ہے تو ان کو کہیں اور دے دیا جاتا ہے جناب سپیکر، اس طریقے سے سینیئر بیوروکریٹس کے تقریباً پچاس گھر جو کہ عدالت نے کینسل کئے ہیں اور لسٹ میں لکھا ہے کہ ان بیوروکریٹس سے ہم نے گھر واپس لے لئے ہیں لیکن دھوکہ دہی سے ان کو دوبارہ گھر دے دیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میرا کوئسچن بھی تھا، میری پریویلج موشن بھی تھی اور اس پر میں نے ایڈجرنمنٹ موشن بھی جمع کی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے اس دن کہا کہ چونکہ یہ سپریم کورٹ کا آرڈر ہے، چونکہ ہم عدالتوں کا احترام کرتے ہیں لیکن عدالتیں تو احکامات جاری کر دیتی ہیں لیکن کمیٹیوں میں جو بیوروکریٹس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اسی میں سے وہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اپنے مفاد کے لئے ایک دوسرے کو گھر الاٹ کر دیتے ہیں اور اس کے اوپر لکھ دیتے ہیں کہ Vacant، میرے ساتھ جو بھی اور سر، نور رحمان جو کہ اسٹیٹ آفیسر ہے جناب سپیکر صاحب، باخبر اور مصدقہ اطلاعات کے مطابق اس نے کہا ہے کہ میں اس اسمبلی کو اپنے جوتے کی نوک پہ رکھتا ہوں، دیکھتا ہوں کہ یہ کیا کرتے ہیں؟ تو جناب سپیکر، یہ میرا استحقاق اس کے خلاف بھی ہے کیونکہ آج پہلی دفعہ ایک اسٹیٹ آفیسر وہ اس اسمبلی کے ارکان کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ میں اس اسمبلی کو جوتے کی نوک پہ رکھتا ہوں، میں اسٹیٹ آفیسر کے خلاف دوبارہ استحقاق لے کر آؤں گی کیونکہ ہمیں آپ کی چیئر اور مجھے اس اسمبلی کی جو august House ہے کی جو عزت ہے وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بھی کمیٹی کے حوالے کی جائے تاکہ وہاں پہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون صاحب سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ یہ خود بھی آ کے بیٹھیں تاکہ میں ان کو تمام پروف دے دوں اور ان کو بتاؤں کہ بیوروکریسی ہمیں کس طریقے سے دھوکے دے رہی ہے؟ میں نے کل بھی کہا کہ آپ کا گریڈ۔22 ہے، آپ کا گریڈ۔23 ہے سپیشل اور بیوروکریسی کا جو سب سے چیف سیکرٹری صاحب ہیں ان کا 22 ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہمیں دھوکے دیتے ہیں، خود تو یہ بزنس کلاس میں چکر لگاتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ نہیں جو ایم پی ایز ہیں وہ اگر کہیں باہر جائیں تو وہ تو اس عام کلاس میں جائیں، اکانومی کلاس میں جائیں جناب سپیکر صاحب، اس پہ بھی آپ غور کریں۔

Mr. Deputy Speaker: ٹھیک ہے Concerned Minister, to respond.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ ایشو اس دن بھی میڈم نے ایک پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے اٹھایا تھا، یہ جو گھروں کی الاٹمنٹ کے بارے میں تھا اور اس وقت بھی میں نے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ اگر کوئی Specific case ہے وہ بھی مجھے بتا دیں۔ جناب سپیکر، ایک کیس اس طرح کا تھا کہ ہماری صوبائی اسمبلی میں ایک آفیسر تھے اور ان کا کیس تھا تو میڈم کو ہو سکتا ہے پتہ نہ ہو، وہ آج صبح میرے آفس میں آئے تھے اور میں نے ان کے لئے جو قانونی طور پہ کر سکتا تھا میں نے کر لیا اور وہ بڑا مطمئن ہو کے وہاں سے واپس آ گئے ہیں، تو میں نے صرف یہ بتانا تھا کہ چونکہ وہ ایک Specific case بتانا تھا، باقی سر، جو وہ کہہ رہی ہیں کہ یہ ایک پورا ایشو ہے جس طرح میں نے اس دن بتایا تھا کہ جی یہ پورا ایشو ہے اور اس کے اوپر اس کی ایک لسٹ ہے، پھر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے اس کے اوپر Cognizance لی ہوئی ہے اور ہمارا ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اس سے Periodically یہ رپورٹس مانگتا ہے اور Enforcement کی رپورٹس بھی مانگتا ہے تو وہ ساری چیزیں عدالتوں میں بھی چل رہی ہیں۔ ایک تو میں میڈم سے بالکل کوئی اختلاف نہیں کر رہا ہوں، اگر وہ Insist کریں گی تو ادھر کمیٹی میں ہم ضرور اس کو بھیجیں گے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جی یہ استحقاق، میں ویسے ہی سر، آپ سے بھی میں اس پہ ضرور Opinion کے لئے ریکویسٹ کروں گا کہ ایک ہوتا ہے کہ پریویلج بریچ ہو جائے، پریویلج تب بریچ ہو گا کسی ممبر کا کہ اگر اس کے ساتھ یا سپیکر یا کسی اس ہاؤس کے ممبر کا، وہ رولز میں موجود ہیں، رول 53، تب کوئسچن آف پریویلج آئے گا کہ کسی ممبر کا یا آنریبل سپیکر کا پریویلج بریچ ہو جائے تو میں سپورٹ کرتا ہوں، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ میں سپورٹ نہیں کر رہا ہوں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ بہتر ہو گا کہ ہم اس کو ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں، یہ میرے خیال میں زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ یہ ایشو ہم نے دیکھنا ہے اور اس کے اوپر Fact finding کریں اور اس میں سیکرٹری ایڈمنسٹریشن بھی ادھر آ جائیں گے، ریلیٹیڈ سیکرٹری ہیں، ان سے ہم بات کر لیں گے۔ تو سر، میرا تو یہی خیال ہے کہ پریویلج تو یہ نہیں بنتا ہے، اس کو اگر ہم ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں تو اس سارے معاملے پر ہم وہاں اپنا پوائنٹ آف ویو رکھ دیں گے، ممبرز اپنا پوائنٹ آف ویو رکھ دیں گے اور اس کے بعد جو ایڈمنسٹریشن سیکرٹری وہاں پہ ہوں گے تو وہ ڈیپارٹمنٹ کا بھی پوائنٹ آف ویو رکھ دیں گے، خدانخواستہ کہ انہوں نے کسی کے ساتھ بدتمیزی یا کوئی ایسی بات تو نہیں کی ہوئی ہے تو ہم کیوں پریویلج میں جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میں صرف اتنا کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو انفارمیشن آپ کو دی گئی ہیں، وہ آپ نے کو نسچن کیا تھا یہ اس کے جواب میں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک بار کیا تھا پھر دوبارہ میں نے کو ئسچن کیا، یہ جو دو دفعہ کو ئسچن تھا، یہ میرا اور شگفتہ ملک صاحبہ دونوں کا کو نسچن تھا اور اس پہ ہمیں دو دفعہ غلط انفارمیشن دی گئی ہیں، اس میں دیکھ لیں پی اے خیبر کو، ابھی میں کیپٹن کی بات کر رہی تھی، پی اے خیبر پہ اس کو حیات آباد سے ایک کنال کا گھر تھا جو کہ ان سے ہائی کورٹ کے فیصلے کے ذریعے اسے Vacate کرا لیا گیا اور اس کو پھر چار کنال کا گھر حیات آباد میں دیا گیا اور اس پہ ساٹھ لاکھ روپے کی زیبائش اور آرائش بھی کی گئی ہے، تو خدا کے لئے یہ ہمارے صوبے کا پیسہ ہے، یہ چار چار کنال گھروں میں رہتے ہیں اور ہمارے لوگ چھوٹے چھوٹے مکانوں کے لیے پھر رہے ہیں تو یہ تمام ملازمین کی طرف سے ہے، یہ ایک Specific case نہیں ہے، میں تمام اس صوبے کے ملازمین کے لیے بات کر رہی ہوں، میں کسی ایک بندے کے لیے بات نہیں کر رہی ہوں، پولیس اگر ان کے گھر میں جاتی ہے تو یہ چادر اور چار دیواری تک کی Basically یہ پائمالی ہے، آپ آرڈر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم جی، یہ آپ نے جو کو ئسچن کیا ہے اس کو ئسچن کا نمبر کونسا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے یاد نہیں لیکن میرا کو نسچن ان کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا کو نسچن نمبر کونسا ہے جس کا غلط جواب دیا گیا ہے؟

وزیر قانون: سر، یہ ہے کو نسچن نمبر 2516۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 2516، یہ اس سے پہلے کنسرنڈ کمیٹی کو ریفر نہیں کیا گیا ہے؟ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں میڈم، اگر یہ کنسرنڈ کمیٹی کو ریفر کیا گیا ہے تو یہ کو نسچن پہلے سے وہاں پہ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی اس کو کنسرنڈ کمیٹی کو ریفر کیا گیا ہے اور سر، اس کا یہ ہونا چاہیے تھا کہ جب ریفر کر دیا گیا تو پھر ان لوگوں کے پیچھے پولیس نہ جاتی، ہم ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی عزت کرتے ہیں، ان کو مانتے ہیں کہ وہ ہماری عدالتیں ہیں لیکن مجھے بتائیں کہ جہاں پہ جو Vacant گھر ہیں، ان کو تو اپنے لوگوں میں من پسند لوگوں میں بانٹ دیا جاتا ہے، ابھی بھی میں آپ کو یعنی کنفرم کہہ رہی ہوں کہ کم از کم 144 گھر وہ تو فارغ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، اس طرح کرتے ہیں کہ یہ Already---جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں صرف ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ جب تک کمیٹی کا فیصلہ نہیں آتا کسی بھی ملازم XYZ کو، میں کسی کو نہیں جانتی ہوں سوائے اپنے سٹاف کا جو پی آر او ہے، مشتاق صاحب، باقی میں کسی کو نہیں جانتی، نہ ہی میرا کسی کے ساتھ کوئی تعلق ہے، نہ میں کسی کو فون کرتی ہوں کہ میرا یہ کام کردے، مجھے ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، میری جوVoice ہے، یہ میرا کام ہے کیونکہ میری Voice پوری دنیا سن رہی ہے، اگر میں کسی سے کام کروں یا بیوروکریسی کو کال کروں، یہ تو کسی کی کال اٹینڈ نہیں کرتے تو اس لئے یہ تمام ملازمین کی آواز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، سلطان خان۔

وزیر قانون: سر، ایسا ہے دیکھیں جی، ہم As members یا الیکٹیڈ لوگ یہاں پر ضرور ہم اگر بیوروکریسی کے اندر کوئی غلطی ہوتی ہے یا کوئی وہ غلط کام کرتے ہیں تو یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس ہاؤس میں بتادیں لیکن بیوروکریسی بھی ہمارے صوبے کی بیوروکریسی ہے، ہمارے اپنے لوگ ہیں، جس طرح ہمارا ایک رول ہے الیکٹیڈ ممبرز اور اس ہاؤس کے اندر یا کیبنیٹ کے اندر یا گورنمنٹ کے اندر، تو اسی طریقے سے یہ جو بیوروکریسی یہ لوگ بیٹھے ہیں تو یہ لوگ بھی ہمارے ہی لوگ ہیں، یہ کوئی مریخ سے یا کوئی امریکہ سے یا جاپان سے یا کوریا سے تو یہ نہیں آئے ہیں، یہ تو ہمارے اپنے لوگ ہیں جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا اپنا ایک Constitutional role ہے، تو اس طرح ہم نہیں کہہ سکتے کہ نہیں ان لوگوں سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے، ان سے ہمارا واسطہ ہے، ان کو پسند ہیں یا نہیں لیکن ان سے ہمارا واسطہ ہے، یہ بات نہیں ہے سر، میں وہی ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ ایک پوائنٹ آگیا، جو میڈم چاہتی ہیں کہ اس پہ تھوڑا سا ریلیف مل جائے، میں سیکرٹری ایڈمنسٹریشن سے کہہ رہا ہوں فلور آف دی ہاؤس سے بھی اور اسمبلی سیشن کے بعد پھر میں ان کو ٹیلیفون بھی کردوں گا کہ جب تک یہ میٹنگ، ویسے بھی یہ کمیٹی آج یا کل اناؤنس ہو جائے گی، ابھی اس وقت تو نہ پریولج کمیٹی ہے نہ ایڈمنسٹریشن ہے لیکن آج یا کل یہ اناؤنس ہو جائے گی، تو میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ آپ اس وقت تک اپنا ایکشن ذرا روک کے رکھ لیں، ہم اپنی میٹنگ کرلیں، ایشو کو سمجھ لیں، اس کے بعد جو بھی قانونی کارروائی ہے آپ کرتے جائیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، میڈم، ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں آپ کا اور وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ ان سے کہوں گی کہ ذرا ان لوگوں کو ضرور کال کریں کیونکہ کل بھی مشتاق کے گھر پولیس

والے گئے تھے جو ہمارا پی آر او ٹو اپوزیشن لیڈر ہے، اس کے دو بچے گولڈ میڈلسٹ ہیں، اس کی 35 سال کی سروس ہے جناب سپیکر، کسی کے گھر پولیس جانا اچھی بات نہیں ہے، تو میں شکریہ ادا کرتی ہوں وزیر قانون کا کہ انہوں نے ریلیف دے دیا ہے تو یہ ٹھیک ہے کہ یہ Already Committee میں گیا ہوا ہے ادھر ہی ڈسکس ہو جائے گا۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you ji. Sahibzada Sanaullah Sahib, to please move his privilege motion, now, Sahihzada Sanaullah Sahib.

یہ پہلے بھی ان کا ہم نے ڈیفر کر دیا تھا، انہوں نے پھر ریکویسٹ کی، پھر آئی، وہ اپنی سیٹ سے غائب ہیں، پھر کہتے ہیں کہ ہم موجود تھے، Lapsed۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No 7, Call Attention Notice: Mr. Mehmood Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1212.

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع ٹانک میں 10-2009 میں مرریز پل کی تعمیر کرنے کے لئے سپیشل پیکیج میں شامل کیا گیا تھا، اس پل کو بنانے کے لیے ٹینڈر بھی ہوا تھا اور اس پر کام بھی شروع ہوا تھا لیکن اب اس پر ٹھیکیدار نے بغیر کسی وجہ سے کافی عرصہ سے کام بند کیا ہوا ہے جسکی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو کافی مشکلات در پیش ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی اور سلطان صاحب کی بھی توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رنگیز خان صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، ہاؤس ان آرڈر۔

جناب محمود احمد خان: یہ حیدر خان ہوتی صاحب، ٹانک آئے ہوتے تھے جس وقت وہ چیف منسٹر تھے، انہوں نے اس پیکیج کا اعلان کیا تھا، سلطان صاحب کی توجہ چاہتا ہوں، اس کا 10-2009 میں ٹینڈر ہوا تھا، 2013 میں اس پہ کام شروع ہوا، جناب سپیکر صاحب، یہ پانچ چھ سال میں میں نے اس میں پانچ چھ دفعہ ادھر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگ بھی کی کہ کم از کم ادھر سات آٹھ دس گاؤں اس پہ آباد ہیں، یہاں پہ لیڈیز بیمار ہو جاتی ہیں جناب سپیکر، بالکل راستہ نہیں ہوتا لیکن ٹھیکیدار اثر و رسوخ استعمال کر کے مجبوراً آج ہم اس کو ادھر لائے ہیں، میں سلطان صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی کے حوالے

کریں اور اس ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلائیں، اسی طرح ہمہ خیل پل ہے، تتور پل ہے، شیخ سلطان پل ہے اور رغزمان جی پل ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی، آپ کا پوائنٹ آگیا۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> ابھی میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ سلطان صاحب اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں تاکہ ڈیپارٹمنٹ بھی آجائے کہ کیوں نہیں بنتا جناب سپیکر، یہ ٹینڈر اتنا عرصہ ہوا کینسل بھی نہیں ہوا، آخر اس پہ کام کیوں بند ہے؟ تاکہ یہ پتہ چل جائے ہاؤس کو بھی اور کمیٹی میں بھی، ادھر لوگ ہم سے پوچھتے ہیں، ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سلطان خان۔

<u>وزیر قانون:</u> آنریبل محمود احمد خان بیٹنی صاحب جو ہمارے بڑے اچھے دوست بھی ہیں، انہوں نے جو کہا ہے تو میں اس کی ان کو تھوڑی سی ڈیٹیل بتادیتا ہوں۔ یہ سر، جس طرف انہوں نے توجہ دلائی ہے، اس میں یہ ممریز پل جو ہے اس کی کل لمبائی 119 feet ہے، اس میں Carriage way 12 feet ہے اور اس کی دونوں سائیڈ پہ فٹ پاتھ بھی ہے اور پھر اس کی اونچائی، میں اس کے پراجیکٹ کی ذرا ڈیٹیل بتاتا ہوں پھر ان کا جواب میں دیتا ہوں، 17 Feet اس کی اونچائی ہے اور پھر جو Pile cap ہے، وہ 2.5 Feet ہے اور اس کا ٹینڈر 12 نومبر 2012 کو ہوا تھا اور ٹوٹل دس ملین اس کی لاگت ہے اور یہ سی ایس آر 2009 کا جو شیڈول ہے، جو ریٹس ہوتے ہیں اس کے مطابق یہ دیا گیا ہے، یہ اوپن ٹینڈر کے ذریعے یہ ٹھیکہ دیا گیا تھا اور یہ ٹھیکہ ایم / ایس آفتاب اینڈ کمپنی نے حاصل کیا تھا اوپن ٹینڈر کے ذریعے اور پھر یہ 07 مارچ 2013 کو ورک آرڈر جاری ہوا، 07 مارچ 2013 کو یہ ورک آرڈر جاری ہوا اور 10 نومبر 2014 کو اس پہ کام کا آغاز ہوا، اب سائٹ پر جو کام تھا وہ ایک دفعہ جو ٹھیکیدار نے اپنا وہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے کام کمپلیٹ کر دیا ہے اور کچھ بل کی ادائیگی بھی اس کو ہوئی، اس کے بعد چونکہ انسپکشن ہوا اور اس میں یہ محسوس کیا گیا کہ یہ ڈرائنگ سے ہٹ کر اس کے اندر کام ہوئے ہیں تو اس میں 4 اگست 2020 کو ایکسئین بھی وہاں پر گئے ہیں، ان کو پتہ ہوگا کیونکہ ان کا علاقہ بھی ہے اور اپنے سٹاف کے ساتھ یہ گئے ہیں اور ایکسئین بمعہ اپنے سٹاف کے جب اس سائٹ پہ گئے تو جو جو خامیاں ہیں ابھی اس میں یا جو کام نامکمل ہے، جس طرح محمود بیٹنی صاحب نے اس کی نشاندہی کی ہے تو ایکسئین نے ٹھیکیدار سے سٹامپ پیپر کے اوپر ان سے Under taking لی ہے کہ آپ نے یہ یہ کام فوراً اس کو شروع کر کے اس کو مکمل کرنے ہیں، تو یہ

پورااس کا ڈیٹیلڈ جواب ہے، اگر بیٹنی صاحب محسوس کرتے ہیں کہ اس سے وہ مطمئن ہیں اور انتظار کرنا چاہتے ہیں کہ ابھی چونکہ 04اگست کو وہ گئے ہیں ایکسئین Related XENاپنے سٹاف کے ساتھ تو ان شاء اللہ اس پہ کام ابھی شروع ہو کے انشاء اللہ جلد کمپلیٹ ہو گا، تو ریکویسٹ میری یہی ہو گی کہ اگر وہ انتظار کرنا چاہتے تو دیکھ لیں کہ کام کس طرح ہوتا ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محمود احمد خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، سلطان صاحب نے بڑی ڈیٹیل میں بات بتائی سپیکر صاحب، اب اس چیز کو سوچ کریں کہ 2013 میں ورک آرڈر ایشو ہوتا ہے، 2014ء میں کام شروع ہوتا ہے، یہ چھ سال آخر یہ کونسا ایسا پل ہے، ایک کروڑ کا پل ہے کہ ابھی تک نہیں بن سکتا جناب سپیکر، اس میں میں ابھی پل کی ذرا وضاحت کرلوں کہ اس پل کا مسئلہ کیا ہے جناب سپیکر، یہ آپ کا وہاں کا ایک ضلعی صدر ہے، یہ اس کا ٹھیکہ ہے، جب کینسلیشن یا ایسا کوئی پریشر ڈیپارٹمنٹ کے اوپر ڈالا جاتا ہے، جناب سپیکر، میں خود ڈی سی کے پاس گیا ہوں اور اس کی کینسلیشن یہ تو ابھی گئے ہیں جناب سپیکر، یہ مہینہ دو ہو گئے جو ابھی گئے ہوئے ہیں جناب سپیکر، یہ پانچ چھ جرگے ہوئے ہیں، میں ڈیڈک چیئرمین ہوں جناب سپیکر، مجھے Writtenمیں یہ پچھلے سال کے Writtenمیں مجھے دیا تھا کہ آپ کو یہ پل ہم کمپلیٹ کر کے دیں گے، آپ آئیں جناب سپیکر، ڈیلیوری کا کیس ہوتا ہے، خدا کی قسم وہ گاؤں والے نکل نہیں سکتے، سلطان صاحب، آپ آئیں آپ دیکھیں، اس پل کو دیکھ لیں، یہ کیا طریقہ ہے جناب سپیکر، بس کریں اتنا ظلم تو نہیں ہوتا جتنا انہوں نے کیا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، ڈیپارٹمنٹ بھی آجائے گا، میں بھی آجاؤں گا، کم از کم پتہ چلے اور بھی ایسا ایشو ہے جو میں ادھر ادھر بیان نہیں کر سکتا، ادھر آمنے سامنے بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، یہ بیٹنی صاحب اس ہاؤس کے اندر ایک ایسی شخصیت ہیں کہ یہ ایک زبردست شخصیت ہیں اور ان کی شخصیت سے میں بہت زیادہ متاثر بھی ہوں اور ان کی اتنی قد آور شخصیت ہے کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات میرے خیال میں اگر وہ ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ اس کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں تو ہم صرف ان کی شخصیت کو دیکھتے ہوئے اس کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں، (تالیاں) ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Speaker. Is it the desire of the House that call attention notice No. 1212, moved by the honorable Member, may be referred

to the concern Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concern Committee. Call attention notice of Mr. Nisar Ahmad Khan Sahib, call attention notice No. 1219.

جناب نثار احمد: تھینک یو سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ یکہ غنڈ سے غلنئ تک روڈ کی حالات انتہائی خراب ہے اور بالکل کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے، جو سفر پندرہ منٹ میں طے ہوتا تھا اب گھنٹوں میں طے ہوتا ہے جس کی وجہ سے اہل علاقہ اور خاص کر مریضوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا مذکورہ سڑک کے لئے اگر فنڈ مختص ہے تو اس پر جلد از جلد کام شروع کیا جائے، اگر نہیں ہے تو جلد از جلد اس کی تعمیر کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

Mr. Deputy Speaker: Law Minister, to respond.

وزیر قانون: سر، میں آنریبل نثار صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں اپنے علاقے کے لئے بات کی ہے، اپنے علاقے کو Facilities دینے کے لئے انہوں نے بات کی ہے اور جس جذبے کے تحت انہوں نے اپنے علاقے کی ترقی کے لئے اس روڈ پراجیکٹ کی بات کی ہے تو میرے خیال میں وہ Appreciate ہونا چاہیئے کیونکہ وہ اپنی ذاتی بات نہیں کر رہے ہیں، اپنے علاقے کی بات کر رہے ہیں، میں بھی ان کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں اور میرے خیال میں اگر وہ اس کا کریڈٹ بھی لے لیں کیونکہ انہوں نے یہ ایشوز اس ہاؤس میں لائے ہیں تو انہوں نے جو کال اٹینشن نوٹس لایا ہے تو میں نے پھر ڈیپارٹمنٹ سے بات کی، میں نے ان سے کہا کہ یہ تو بڑا ضروری ایشو ہے سر، آپ کے بھی رشتے ہیں شبقدر سائیڈ پہ، میرے بھی رشتے ہیں شبقدر میں ہم وہاں پر جاتے ہیں، ہم نے خود یہ روڈ دیکھا ہوا ہے پیر قلعہ سے لے کے اوپر یکہ غنڈ اور پھر آگے جاکے غلنئ تک تو یہ ہم نے دیکھا ہوا ہے، اس روڈ میں بالکل پرابلم ہے لیکن میں آنریبل ممبر کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ اس روڈ کو ہم نے پختونخواہائی وے اتھارٹی کو حوالے کر دیا ہے اور ان کو ہم نے ایک پراجیکٹ کی منظوری بھی دے دی ہے، چودہ کلومیٹر کا یہ پراجیکٹ ہے اور یہ پیر قلعہ سے شروع ہوگا اور یہ غلنئ تک جائے گا اور یہ چودہ کلومیٹر کا ہوگا اور یہ بھی خوشخبری سن لیں کہ پی ڈی ڈبلیو پی نے اس کی منظوری بھی دے دی ہے، یعنی کہ یہ منظور بھی ہو چکا ہے اور اس پراجیکٹ کی مالیت تقریباً دو ارب روپے ہے، یہ دو ارب روپے کا پراجیکٹ ہے اور ابھی اس کے ٹینڈر منظوری کے

مراحل میں ہے، ان شاءاللہ جیسے ہی ٹینڈر منظور ہو جائے گا تو اس کے اوپر ہم کام Swiftاور Speedyکام اس کے اوپر کریں گے تو میں ممند کے عوام کو بھی اور ان کے Elected representativesکو بھی مبارکباد دینا چاہوں گا کہ اتنا بڑا پراجیکٹ ان کے لئے پی ڈی ڈبلیو پی سے منظور ہو گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Satisfied ji?

جناب نثار احمد: ہاں، بالکل مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، پوائنٹ آف آرڈر پہ مجھے سب سے پہلے جنھوں نے نام دیئے ہیں پہلے میں ان کو موقع دوں گا۔ جی جناب ویلسن وزیر صاحب، Lapsed۔ جناب لائق محمد خان صاحب، میں اس کے بعد دے رہا ہوں، جی لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، فنانس منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں، افسوس کہ انہوں نے الیکشن تور غر سے لڑا ہوتا یا انہوں نے الیکشن کوہستان سے لڑا ہوتا یا انہوں نے الیکشن کاغان سے لڑا ہوتا تو انہیں پتہ چلتا کہ ہمارے علاقے میں کتنی مشکلات ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ اگر آئندہ اس طرح ہو کہ وہ تور غر میں چلے جائیں اور مجھے حیات آباد کا حلقہ دے دیں تو پھر انہیں پتہ چلے گا کہ ہم غریب لوگوں کا وہاں پہ کتنا برا حال ہے؟ ان کی وجہ سے جناب سپیکر، ایک پورے صوبے کے ساتھ پورے حلقوں کے ساتھ جناب وزیر صاحب نے ایک ظلم کیا، ظلم یہ کیا کہ ایم اینڈ آر کے سی اینڈ ڈبلیو کے جو پیسے تھے، ہماری سڑکیں برف سلائیڈنگ کی وجہ سے، بارش کی وجہ سے ساون میں بند رہتی ہیں تو جناب وزیر صاحب، حکومتیں جب آتی ہیں تو حکومت ان سڑکوں کو کھولتی ہے لیکن انہوں نے یہ ظلم کیا ہے کہ ہماری سڑکیں جو بند ہیں ان کے لئے اگر ایک کروڑ روپے ہیں تو پندرہ لاکھ روپے اس پہ کر دیا اور پچاسی لاکھ روپے کا کٹ لگا دیا۔ آیا مجھے یہ بتائیں کہ پورے صوبے میں سارے حلقے ایک طرح کے نہیں ہیں جس طرح انہوں نے حیات آباد سے راتوں رات الیکشن جیتا، اللہ کرے پھر بھی جیتیں لیکن کم از کم ہمارا جو پسماندہ ضلع ہے، اس کا تو خیال رکھیں، مجھے آپ پچاسی لاکھ روپے ٹوٹل پچاسی لاکھ روپے ایم اینڈ آر کے لئے ایک سال کے لئے دیا ہے، میری چھ سڑکیں ہیں، میرے حلقے کی چھ سڑکیں اس وقت بھی جناب وزیر صاحب بند ہیں۔

؎ آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منور خان صاحب، جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو جی۔ جناب عالی، آج صبح یہ جو آج کل گورنمنٹ کورونا وائرس کے بارے میں جو لاک ڈاؤن کو ختم کر رہی ہے، اس سلسلے میں لکی ڈسٹرکٹ کے تمام جو پبلک سکول والے اساتذہ تھے، ٹیچرز تھے وہ کہہ رہے تھے کہ ہم تقریباً کافی عرصہ سے بے روزگار ہیں، ہماری تنخواہیں بند ہیں، حکومت سنیماؤں کو تو کھول رہی ہے، ریسٹورنٹ کھول رہی ہے، بازار کھول رہے ہیں اور یہ بیچارے بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں بھی اجازت دیں کہ ہم پندرہ اگست سے سکول کھولیں۔ جناب، پتہ نہیں لاء منسٹر یا فنانس منسٹر کون اس کا جواب دے گا لیکن کم از کم میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر آپ سینما کو کھولتے ہیں، ریسٹورنٹس کو کھولتے ہیں اور باقی جتنی بھی وہ چیزیں ہیں، آپ ان کو کھول رہے ہیں اور کریڈٹ بھی آپ لے رہے ہیں کہ ہم لاک ڈاؤن ختم کر رہے ہیں، تو آپ لوگوں سے میری بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ ان اساتذہ پہ، ان ٹیچرز پہ کم از کم یہ سوچ لیں کہ یہ کافی مہینوں سے بغیر تنخواہ کے بیٹھے ہوئے ہیں اور خاص کر یہ جو سکول کے بچے ہیں وہ میرے خیال میں دوبارہ ان کے لئے پتہ نہیں کیا کس قسم کے ٹیچر یا ٹیوشن کا لانا پڑے گا؟ تو میری جناب سپیکر، آپ سے ریکویسٹ ہے، آپ کی وساطت سے کہ پندرہ اگست تک یہ پرائیویٹ پبلک سکولوں کو کھولا جائے۔ تھینک یو جی۔

Mr. Deputy Speaker: Finance Minister, to respond.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سب کے نام میں نے لکھے ہیں، دے رہا ہوں، اسی ایشو پہ ہے، سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرے دو تین پوائنٹس آف آرڈر ہیں، ایک تو لائق محمد خان صاحب نے جو بات کی ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو بات ہو گئی، آپ اپنی نئی بات کریں، اگر ہم یوں ہی Repetition کرتے جائیں گے تو، آپ نئی بات کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: نہیں، میرا مقصد یہ ہے کہ جتنے بھی علاقے ہیں، خاص طور پر ہزارہ ڈویژن ملاکنڈ ڈویژن جہاں برفانی علاقے ہیں وہاں ایم اینڈ آر پر اگر کٹ لگا دی جائے تو وہاں تو کوئی اور ذریعہ نہیں ہے، پچاسی فی صد کٹ لگائی ہے اور وہاں ریپیئرنگ کے لئے کوئی فنڈ نہیں ہے، ہم اگر سی اینڈ ڈبلیو میں کسی سے رابطہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈ ہی نہیں ہے، ایک تو یہ مسئلہ۔ دوسرا میرا پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر، یہ تھا کہ آج چونکہ ایک جمہوری حکومت ہے اور اس سلسلے میں ہر حکومت چاہے جمہوری ہے یا غیر جمہوری ڈیکٹیٹر شپ کی حکومت ہوتی ہے، اس میں ہر شہری کا حق ہے کہ اس کی جان ومال و

عزت کی حفاظت کرنا حکومت کا کام ہوتا ہے اور اس وقت جب کہ الیکٹڈ حکومت ہے اور پورے ملک میں جو صوبائی حکومتیں یا مرکزی حکومت ہے، اس میں ہر شہری کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ان کی ضمانت دی ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود آج جو ایک واقعہ پیش آیا جناب سپیکر، جو لاہور میں واقعہ پیش آیا ہے کہ ایک بہت بڑی پارٹی کی جو نائب صدر ہیں، مریم نواز صاحبہ کو نیب نے وہاں اس کو بلایا گیا اور اس کے لئے یعنی نیب نے نوٹس بھیجا، وہ خود گئی عدالت میں حاضر ہونے کے لئے لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس دور میں بھی پولیس کی طرف سے نیب کے لوگوں کی طرف سے سیکورٹی ان کو دینا تھی لیکن وہ سیکورٹی مہیا نہیں ہوئی بلکہ پتھراؤ کیا گیا اور آج آپ نے ویڈیو شاید وہ نہیں دیکھی، میں نے ابھی دیکھی ہے کہ جو ان کی بلٹ پروف گاڑی ہے، اس کے بھی شیشے ٹوٹے ہیں اور اس کے ساتھ ہی جو ایم این اے یا اس کے ساتھ جو لوگ پارٹی ورکر گئے تو ان کو ڈنڈے مارے گئے، یہ کس طریقے سے انصاف کی بات کرتے ہیں؟ پہلے تو ہر شخص کو اس بات کا علم ہے کہ اس حکومت میں Victimization ہو رہی ہے، خاص طور پر اپوزیشن کو Victimize کیا گیا ہے، پاکستان مسلم لیگ (ن) کو Victimize کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں اگر ہم چاہتے ہیں، عدالتوں میں پیش ہونے کے لئے نیب بلاتی ہے، وہاں اس کو سیکورٹی کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا تو یہ کسی طریقے سے وہ پیش نہیں ہو سکتے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے، اس کی انکوائری ہونی چاہیئے اور صحیح طریقے سے مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کی انکوائری ہونی چاہیئے اور اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، میرا دوسرا سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Next، پوائنٹ آف آرڈر پہ؟ آپ نے یہاں پہ پوری تقریر شروع کر دی ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: نہیں، صوبے کے اسی حوالے سے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، سردار یوسف صاحب، یہ اور بھی آنریبل ممبرز ہیں، سب بات کریں گے، ایک منٹ جی، روی کمار صاحب، ایک منٹ جی، ایک منٹ میں کریں گے جی۔

جناب روی کمار: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ میں کر لیں جی، ایک منٹ میں آپ کریں، قصے نہیں سنانے جی۔

جناب روی کمار: شکریہ جناب سپیکر، رول 240 کے تحت رول 124 کو ریلیکس کر کے قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ روی کمار صاحب، ایک منٹ میں سردار یوسف صاحب بات کر لیں پھر اس کے بعد۔

سردار محمد یوسف زمان: میری آخری بات۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

سردار محمد یوسف زمان: یہ اس صوبے سے متعلق ہے کہ یہاں پر پریولج موشنز آتی ہیں، اسمبلی میں پریولج موشن آتی ہیں جس طرح نگہت بی بی نے بات کی، ایک اگر یہاں پر غلط انفارمیشن دی جاتی ہے تو یہ ہاؤس کا استحقاق بنتا ہے، بالکل یہ اس ہاؤس کا پریولج بنتا ہے، اس چیئر کا بنتا ہے، تاہم یہاں پر اگر کوئی بھی کسی بھی افسر سے رابطہ کرتے ہیں تو پہلے تو وہ رابطے میں نہیں رہتے، اس کے ساتھ اگر کوئی سال میں ایک رابطہ ہوتا ہے تو کوئی ریسپانس نہیں آتا، یہاں پر ایک مثال ہے کہ یہاں پر اپوزیشن لیڈر کے چیمبر میں جو پی آر او ہے آیاز خان، آیاز خان یہاں پر اس اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کا پی آر او ہے اور اس کو بہت دھمکیاں مل رہی ہیں، یعنی اس کو قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں، اس حوالے سے سردار حسین بابک صاحب نے بھی آئی جی سے رابطہ کیا اور مجھ سے وہ ملے ہیں، میں نے بھی آئی جی سے رابطہ کیا اور انہوں نے کہا کہ آئی جی صاحب ٹائم دے دیں، میں نے دو تین دفعہ ٹیلی فون کیا ہے اور یہ آیاز خان جو پی آر او ہے، انہوں نے کہا جی آپ میرے ساتھ چلے جائیں، میں نے کہا کیوں نہیں جائیں گے؟ آپ اس صوبے کے اس ملک کے شہری ہیں اور خاص طور پر یہاں اسمبلی سے آپ کا تعلق ہے، تو میں نے بھی دو تین دفعہ رابطہ کیا، آپ یقین جانیں کہ آئی جی پی صاحب کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی قسم کی کال بیک نہ انہوں نے کی، نہ ہمارا ٹیلی فون سنا، نہ کوئی اس کا کوئی رسپانس آیا، تو یہ صورتحال یہاں پر اس اسمبلی کے ملازمینوں کے ساتھ ہو رہی ہے، جناب سپیکر، یہ اس طرح کی جو بات ہو رہی ہے، جان و مال اور عزت کی حفاظت کے لئے اگر ایک شخص کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں، کم از کم آئی جی پی صاحب کو یہ چاہیئے تھا کہ وہ بلاتے اور ان کی بات سنتے، اگر اس کے خلاف کوئی سازش بھی کر رہا ہے تو اس کے خلاف کارروائی کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: تو میں اس اسمبلی کے فورم پر یہ بات اس لئے لایا ہوں کہ یہاں پر یہ ایک افسر ہے، اس کا اسمبلی سے تعلق ہے اور اس کا یہ حق بھی بنتا ہے تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ نوٹس لے، کیوں اس کے خلاف دھمکیاں دی جا رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ روی کمار صاحب، اس طرح ہے شوکت یوسفزئی صاحب، دو تین پوائنٹس آف آرڈر ہیں، وہ اکٹھے لے لیتے ہیں، پھر آپ ان کے جواب اکٹھے دے دیں۔ شوکت یوسفزئی صاحب، آپ اس طرح کریں کہ دو تین پوائنٹس آف آرڈر ہیں وہ اکٹھے لے لیتے ہیں، آپ پھر ان کے ایک ہی جواب دیں، اکٹھے جواب دے دیں، شوکت یوسفزئی صاحب، آخری End میں، اس لئے کہ آپ ایک بار اٹھیں گے جواب دینے کے لئے تو اکٹھے جواب دیں۔

جناب شوکت یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت): نہیں نہیں، میں صرف ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں، جواب تیمور صاحب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

وزیر محنت و ثقافت: یہ جو انہوں نے مریم نواز صاحبہ کا ذکر کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر محنت و ثقافت: کہ ان کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مریم نواز صاحبہ۔

وزیر محنت و ثقافت: جی جی، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم تمام لوگوں کی عزت کرتے ہیں اور میرے خیال سے کوئی کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو لیکن بد قسمتی یہ ہے جناب سپیکر، کہ وہ نیب کے اور کئی عدالتوں میں جانا ہوتا ہے تو یہ لوگ پورے جلوس کے جلوس اور پہلے سے وہاں پہ ورکروں کو بھیجا جاتا ہے، جو کچھ ہوا افسوسناک ہوا کیونکہ ورکرز اور یہ لوگ پھر جب جلوس ہوتا ہے، احتجاج ہوتا ہے تو وہ کسی کے قابو میں نہیں ہوتے ہیں، نہ کسی کے کنٹرول میں ہوتے ہیں، وہاں پر سیکیورٹی کے لئے پولیس ہوتی ہے اور جب آپ پولیس کو چھیڑیں گے جب کہ وہ آپ کے حفاظت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں لیکن بد قسمتی سے کسی کو کیا پتہ کہ کونسا ورکر کہاں سے آیا ہے؟ تو اس لئے پولیس کی ذمہ داری ہوتی ہے سیکورٹی دینا لیکن جس انداز سے لوگوں کو بلایا جاتا ہے، ورکروں کو ڈھال بنایا جاتا ہے، یہ چیز میرے خیال سے نہیں ہونی چاہیئے، اداروں کو پریشرائز نہیں کیا جانا چاہیئے۔ ابھی یہ ایک طرز بن گیا ہے کہ جناب سپیکر، ہ جو بھی کوئی ملزم کی

حیثیت سے یا جو بھی احتساب عدالت میں پیش ہوتا ہے، اس سے پہلے بڑا جم غفیر اکٹھا کیا جاتا ہے، ورکروں کو بلایا جاتا ہے اور آج جو صورتحال ہے وہ وہی صورتحال ہوئی، تو میرے خیال سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں، میں صرف عرض کرنا چاہتا ہوں جی، میری آپ سے گزارش ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شوکت صاحب، آپ Continue کریں۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: جتنے لیڈرز ہیں، یہ اگر عدالت میں پیش ہوتے ہیں تو عدالت ہمارے لئے ایک قابل احترام جگہ ہے، اگر ہم عدالت میں جائیں گے اور ورکروں کو ڈھال بنا کر جائیں گے، بجائے اس کے کہ ہم وہاں پہ اپنا جواب دیں، وہاں کیا پوچھا جاتا ہے، ایک پرچی دی جاتی ہے کہ جی ہمیں ان سوال کے جواب دے دیں، تو جواب دینے کے بجائے ہم اپنے ورکروں کو لے جا کر ان کے ساتھ پولیس کو لڑائیں تو میرے خیال سے یہ زیادتی ہو گی، اس طرح نہیں ہونا چاہیئے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: روی کمار صاحب، روی کمار صاحب۔

<u>جناب روی کمار</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، رول 240 کے تحت جو رول 124 ہے اس کو سسپنڈ یا ریلیکس کر کے میں اس معزز ایوان میں ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that rules 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honorable members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes'have it. Ravi Kumar Sahib.

قرارداد

<u>جناب روی کمار</u>: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ قرارداد گیارہ اگست کے حوالے سے ہے اور اس کو میں ایوان میں پیش کر رہا ہوں، اس پہ ہمارے جو مینارٹی ایم پی ایز ہیں ویلسن وزیر، انہوں نے دستخط کیا ہے، ہمارے کیبنٹ کے ممبر وزیر زادہ صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، انہوں نے دستخط کیا ہے اور ہمارے سردار رنجیب سنگھ صاحب، اپوزیشن سے انہوں نے دستخط کیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک اور بھی ہے، فنانس منسٹر صاحب نے بھی میرے خیال سے دستخط کئے ہیں، اس پر تیمور جھگڑا صاحب نے بھی دستخط کئے ہیں۔

جناب روی کمار: ٹھیک ہے جی، تیمور جھگڑا صاحب نے بھی دستخط کئے ہیں، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔
قرارداد ہے کہ:

گیارہ اگست 1947 کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں قائداعظم محمد علی جناح نے بتادیا تھا کہ پاکستان کی مذہبی اقلیتوں کے لئے مکمل مذہبی آزادی اور برابر کے شہری ہونے کا تاریخی خطاب کرنے کے بعد یہ دن پورے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کا دن کے نام سے گیارہ اگست کو منایا جاتا ہے، اس زمرے میں مرکزی حکومت ہر سال یہ دن ایوان صدر میں صدر پاکستان کی موجودگی میں قانونی اور سرکاری حیثیت سے مناتی ہے اور پاکستان کی مذہبی اقلیتوں کے کردار اور ان کی ملک کے لئے بے تحاشا خدمات اور خراج تحسین پیش کرتی ہے اور ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ گیارہ اگست کے دن کو خیبر پختونخوا میں بھی سرکاری اور قانونی حیثیت سے وزیراعلیٰ یا گورنر ہاؤس میں حکومت کی طرف سے منایا جائے اور پاکستان کی مذہبی اقلیتوں کی اہمیت اور خدمات کو پوری دنیا میں اجاگر کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: یہ قرارداد جو پیش کی گئی ہے۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Rehana Ismail Sahiba.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ ہمیں اکثر یہ لیٹر ملتا ہے اسمبلی سیکرٹریٹ سے Balloting of Bills and Resolutions according to the Business Rules, 1988، سیکرٹریٹ تو اپنی ذمہ داری پوری کرلیتا ہے پرائیویٹ ممبر ڈے کے لئے ریزولیوشنز اور ان کی Balloting ہوتی ہے لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا یہ 12th session جاری ہے کہ کبھی پرائیویٹ ممبر ڈے اس اسمبلی میں ہوا ہو، جناب، یہ رولز کے خلاف ورزی ہے کہ یہاں پہ پرائیویٹ ممبر ڈے کیوں نہیں ہوتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار رنجیت سنگھ صاحب۔

سردار رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر، چلیں اچھا ہو گیا کہ روی کمار صاحب نے قرارداد پیش کی تو مجھے لگتا ہے کہ شاید اس اسمبلی میں جن لوگوں کو نہیں پتہ تھا کہ گیارہ اگست یمنار ٹیز کا دن ہوتا ہے، میرے خیال میں اب پتہ چل گیا ہو گا، جب یمنار ٹیز کی جو بات آتی ہے تو ہمیشہ ہمیں قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کی وہ تقریر ہر ایک بندہ ایک دفعہ سے پھر سناتا ہے لیکن آج اسے میری ناراضگی کہہ لیں، اس کو میرا خفگان کہہ لیں جو کہ بہت دکھ کی بات ہے کہ ایوان میں آنے کے ساتھ ہی میں نے سب سے پہلے وہاں ایک سلپ رکھ دی کہ سپیکر صاحب آئیں گے اور وہ شاید اس کو دیکھیں گے اور اس پہ واضح طور پر لکھا بھی گیا ہے کہ آج یمنار ٹیز ڈے ہے اور جگہ جگہ منایا بھی جاتا ہے اور سب کو پتہ ہے، اس وقت فیڈرل میں بھی، مرکز میں بھی منایا جا رہا ہے، میرے لئے آج کے دن اسمبلی میں آنا اس لئے مناسب تھا کہ آپ ہمیں بولنے کا موقع دیں گے کیونکہ پچھلے تین گھنٹوں سے اس لئے انتظار کر رہے ہیں کہ ہم بات کریں، ابھی ہم دوبارہ اسلام آباد جا رہے ہیں، وہاں فیڈرل میں ضرور منایا جا رہا ہے ایوان صدر میں لیکن چاہیئے یہ تھا کہ آج اس اسمبلی میں سب سے پہلے یمنار ٹیز کو موقع دیا جاتا کہ ہم کم سے کم اپنے خیالات کا اظہار تو کرتے، جو ہم اتنے ٹائم سے اس دن کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں کہ ہم بتائیں کہ ہاں ہم تمام یمنار ٹیز پاکستان میں کتنی خوش ہیں لیکن دکھ اس بات پہ ہو رہا ہے سپیکر صاحب، کہ آپ کے آگے سلپ رکھنے کے بعد بھی آپ نے تین گھنٹے سے مجھے موقع نہیں دیا، ضروری ہے کہ اسمبلی بزنس ہونا چاہیئے تھا، اگر آج جس طرح کشمیر ڈے پہ سپیشلی پروگرام رکھا گیا، ہر بندے نے بات چیت کی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب، مجھے بڑی معذرت سے یہ الفاظ کہنے پڑ رہے ہیں۔

سردار رنجیت سنگھ: جی، آپ ضرور کہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ کا یہ دن ہے تو آپ کو ایک دو دن پہلے آپ باقاعدہ اس کے اوپر ریزولیوشن لے آتے لیکن آپ آج نیند سے اٹھے ہیں۔

سردار رنجیت سنگھ: سر، اس پر ریزولیوشن لانے کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نیند سے اٹھے ہیں اور آپ نے شروع کر دیا ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔

In exercise of the power conferred by clause (b) of the Article 109 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, Shah Farman, Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the session of Provincial Assembly, Khyber Pakhtunkhwa shall

stand prorogued on Tuesday 11th August, 2020, after conclusion of its business till such date as may hereafter be fixed. Thank you

---

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)